گلزارِ دبستاں

ناشر

ونائیٹڈ ویلفیر ایسوسی ایشن،استھانواں

استھانواں، بہارشریف

سنہ اشاعت

۱۴۳۹ھ مطابق ۲۰۱۸ء

نام کتاب	:	گلزارِ دبستاں
باہتمام	:	طلحہ نعمت ندوی
صفحات	:	۶۴
ناشر	:	یونائیٹڈ ویلفیر ایسوسی ایشن،استھانواں، بہارشریف۔
باہتمام	:	مکتبۃ الدارین،لکھنؤ فون نمبر:9335858300 9335790353
قیمت	:	۴۰

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دیباچہ

پیش نظر کتاب گلزار دبستاں (بمعنی مکتب کا چمن) فارسی کی ابتدائی کتابوں میں سے اور ابتدائی درجات میں شامل نصاب ہے۔ سرورق پر بحیثیت مصنف کسی کا نام نظر نہیں آتا سی کی پہلی اور دوسری کتاب تو انجمن حمایت اسلام لاہور کی مرتب کردہ ہے جس کے جستہ مباحث اس سے مشابہ اور قریب تر ہیں۔ ممکن ہے یہ کتاب بھی اسی ادارہ نے شائع کی ہو، بہر مصنف کی عدم واقفیت کے باوجود آج بھی یہ کتاب مقبول اور علمی حلقوں میں رائج ہے۔ بعض اں پر ''حواشی از قاضی زین العابدین سجاد میرٹھی'' کا اضافہ ملتا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اہم ظ کے معانی جو حاشیہ میں درج ہیں قاضی صاحب کے تحریر کردہ ہیں، اسی طرح فارسی کی پہلی اور ری کتابوں میں بھی یہ معانی ملتے ہیں، ممکن ہے وہ بھی انہی کے قلم سے ہوں۔

آج جب کہ زمانہ نے ہمارے ملک میں فارسی کی بساط لپیٹ دی ہے اور اس کی ب اعتنا بہت کم ہو چکا ہے نصابی کتابوں کو اگر آسان تر بنا کر نہ پیش کیا گیا تو طلبہ اور بے ت ہو جائیں گے۔ جب کہ اس کی ضرورت واہمیت ہنوز باقی ہے، اور یہ اس لئے کہ لوں کا علمی سرمایہ اور عہد وسطی کی تاریخ ہند کا بڑا حصہ اسی زبان میں ہے، پیش نظر ایڈیشن کو اسباب کی بنا پر آسان بنانے کی کوشش کی گئی ہے۔

اہل ایران وافغانستان جب فارسی بولتے ہیں تو نون غنہ اور ہائے مجہول کا استعمال ں کرتے اور ان کی تحریر وتلفظ دونوں یکساں ہوتے ہیں۔ چنانچہ ان کی طرح ہونا یہی چاہیے ہندوستان میں پڑھائی جانے والی کتابوں کا املاء بھی اہل زبان کے مطابق کر دیا جائے ط میں انہیں پڑھایا جائے، اور اس کا رسم الخط نسخ ہے جبکہ ہندوستان کی قدیم کتابوں اور ر جدید کتابوں میں بھی اردو والے نستعلیق رسم الخط کا استعمال کیا جاتا ہے، اس لئے اس کو بھی

خط نسخ ہی میں لکھا جانا چاہئے کہ فارسی زبان کا اصل رسم الخط وہی ہے، لیکن عام طور پر ہندوستانی علماء کے پیش نظر صرف قدیم فارسی کا مطالعہ اور اس سے استفادہ ہے اس لئے اس سے مقصد کے حصول میں کوئی فرق نہیں پڑتا، بلکہ عام طور پر ہندوستان کی فارسی تحریریں اور تصانیف فارسی کے انہی قواعد کے مطابق ہوتی ہیں، جو فارسی زبان وقواعد کی کتابوں میں نظر آتی ہیں، یوں بھی آج کی ایرانی وافغانی فارسی بالکل الگ ہے، اس لئے ان قواعد کا التزام ضروری نہیں۔

اس کتاب میں فارسی بول چال اور مطالعہ کے کچھ نمونے ہیں۔ پرانے ایڈیشن کے حواشی میں چند مشکل الفاظ کے توضیحی معانی درج تھے، اس اشاعت میں حروف تہجی کے اعتبار سے اخیر میں تمام معانی درج کئے گئے ہیں اور بعض محاورات اور جملے بعینہ باقی رکھ کر ان کے معانی ذکر دئے گئے ہیں، ان میں بہت سے الفاظ ومحاورات اور ان کی توضیح سابقہ ایڈیشنوں میں موجود نہیں تھی، لیکن پھر بھی اسی فرہنگ پر اکتفاء کرنا کافی نہیں، بلکہ اساتذۂ کرام کے لئے افعال کی توضیح ضروری ہوگی، اس کے بغیر یہ کتاب پوری طرح سمجھ میں نہیں آسکتی، اس سے قبل افعال اور ان کے مختلف صیغے اور ماضی مضارع کا فرق طلبہ کے سامنے رہنا چاہئے، جس کے لئے اس کتاب سے قبل کسی بنیادی کتاب کی تدریس ضروری ہے یا پھر اساتذۂ کرام خود اس کی توضیح کریں۔ یہاں صرف مصدر کا ذکر کیا گیا ہے اور کہیں کہیں دوسرے صیغے بھی لکھ دئے گئے ہیں، پوری کتاب پر نظر ثانی کر کے ان کی تصحیح کی گئی ہے۔ یہ بات بھی قابل توضیح ہے کہ پہلے الفاظ کو ملا کر لکھنے کا رواج تھا، بالخصوص بہ اور نہ کا لفظ ملا کر ہی لکھا جاتا تھا، مثلاً بہ او کو باو، اور نہ شاید کو نشاید، اور آج بھی اہل زبان اسی طرح لکھتے ہیں، بہت سی جگہوں پر املا اسی طرح رکھا گیا ہے، طلبہ کو اس کی تفصیل بتا دینا مناسب ہے ورنہ غلط فہمی کی بنا پر بہت سے الفاظ ناقابل فہم ہو جاتے ہیں۔ است اور ست (بغیر الف) کا فرق بھی جگہ جگہ نظر آئے گا، دونوں طریقے رائج ہیں۔ مردے است کو مردیست لکھا جاتا ہے، اس کا استعمال فارسی میں اس کثرت سے ہے کہ الگ کر کے لکھنا نہ آسان ہے نہ درست معلوم ہوتا ہے، یائے مجہول اور نون غنہ کا استعمال فارسی

ن میں خال خال ہے،نفی کے لئے م اور نہ دونوں الفاظ رائج ہیں اور ملا کر ہی انہیں لکھا جاتا
،ضمائر کا معاملہ بھی فارسی زبان میں قابل توجہ ہے،اکثر جگہ ملا کر لکھے جانے کی وجہ سے شاید
ِ کے لئے مشکل پیش آجائے اس لئے اساتذۂ کرام اس کی وضاحت کردیں۔

ہمیں امید ہے کہ یہ اشاعت طلبہ اور اساتذہ دونوں کے لئے مفید ثابت ہوگی اور
ں اس سے فائدہ اٹھائیں گے،اللہ تعالی ہماری اس محنت کو دونوں جہاں میں مفید بنائے۔

طلحہ نعمت ندوی

استھانواں، بہار شریف

۱۴/شعبان، (شب) ۱۴۳۹ھ

گلزارِ دبستاں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِن فقروں میں اضافت (۱) کی ترکیبوں کو دیکھو اور غور کرو۔

آبِ زر۔ کفِ دست۔ دلِ من۔ سرِ او، رگِ پا۔ سُمِ خَر۔ دمِ آب۔

صفت موصوف (۲) کی ترکیبوں کو دیکھو اور غور کرو۔

شیرِ نر۔ اسپِ چابک۔ خطِ خوب۔ نانِ گرم۔ آبِ خنک۔ رنگِ شوخ۔ رَختِ کہنہ۔ کلاہِ نو

۔ دیکھو ان جملوں میں موصوف مفرد اور صفتیں مرکب ہیں۔ (۳)

گل خوش رنگ۔ آوازِ دلکش۔ کتابِ خوشخط۔ پیرِ خم کمر۔ زنِ خورُو۔ طفل نو خیر۔

۔ دیکھو یہ خبری جملے ہیں ان کے واحد اور جمع پر غور کرو۔ (۴)

احمد ذہین است۔ ہمہ خوب اند۔ محمود غنی ست۔ کاردکند ست۔ دلہا خوش اند۔ چاقو تیز ست۔

اضافت کی صورت میں پہلے کلمہ کو مضاف اور دوسرے کو مضاف الیہ کہیں گے۔ اردو میں ترجمہ اس ح ہوگا کہ پہلے دوسرے کلمہ کا ترجمہ ہوگا پھر لفظ کا۔ کے۔ کی لگا کر اوّل کلمہ کا ترجمہ کیا جائے، جیسے بِ زر، سونے کا پانی۔

) یہ اضافت توصیفی کہلاتی ہے اس میں پہلا کلمہ موصوف اور دوسرا کلمہ صفت کہلاتا ہے۔ اس کا ہ بھی اسی طرح کیا جائے کہ پہلے دوسرے کلمہ کا اور پھر پہلے کلمہ کا اور لفظ کا، یا کے نہ لگایا جائے۔

) ان مثالوں میں موصوف مفرد ہے اور صفت مرکب ہے گل خوش رنگ میں ''گل'' موصوف اور ش رنگ'' صفت ہے۔

) ان مثالوں میں کلمہ اول کو مبتدا اور دوم کو خبر کہیں گے۔ اگر مبتدا اور واحد ہے تو خبر بھی صیغۂ ر کے ساتھ لائیں گے اور اگر مبتدا جمع ہو تو پھر خبر میں بھی جمع کا صیغہ لائیں گے۔

۱۔ ضمیروں کی ترکیب کی خبری حالت پر اور ان کے واحد اور جمع پر توجہ کرو۔ (۱)

اُو ہست۔ آنہا ہستند، تو ہستی۔ شما ہستید۔ من ہستم۔ ما ہستیم۔

۲۔ ضمیروں کی اضافت کی حالت دیکھو۔ (۲)

خرِ اُو بود۔ خرِ آنہا بود۔ تو کجاست؟ خط شما خوب ست۔ خط من بدنیست۔ سگ ماست۔ (۳)

۳۔ ان کی فاعلی حالت پر غور کرو۔

اُومی گوید۔ آنہا می رَوند۔ تو چرا رفتی۔؟ شما دیدید؟ من دادم۔ ما گرفتیم۔

۴۔ مفعول کی حالت دیکھو۔ (۴)

اُورا۔ آنہارا۔ تُرا۔ شمارا۔ مَرا۔ مارا۔

۵۔ یہ افعال لازم ہیں فاعل اور فعلوں کے واحد اور جمع پر غور کرو۔ (۵)

۶۔ اَحمد آمد۔ (۶) ہمہ بودند۔ احمد تو میروی؟ شما کے میروید؟ من می آیم۔ ما نمی آئیم۔

۷۔ یہ افعال متعدی ہیں فاعل کے ساتھ ان کے مفعول پر بھی غور کرو۔

---

(۱) نیچے کے سب جملوں میں ضمیر مبتدا ہے۔ اگر ضمیر واحد ہے تو خبر بھی واحد کا صیغہ لائیں گے۔ اگر ضمیر جمع ہے تو خبر بھی جمع کا صیغہ لائیں گے۔

(۲) ان سب جملوں میں مبتدا مرکب اضافی ہے ضمیر مضاف الیہ ہے۔

(۳) ان سب جملوں میں ضمیر فاعل ہے، فاعل اگر واحد کی ضمیر ہے تو فعل بھی واحد کا صیغہ لائیں گے اور اگر فاعل جمع کی ضمیر ہے تو فعل بھی جمع کا صیغہ لائیں گے۔

(۴) جب ضمیریں مفعول بنیں گی تو ان کو لفظ را کے ساتھ ملا دیا جائیگا۔ جیسے تورا اورا۔

(۵) فعل لازم اسکو کہا جاتا ہے جس کو مفعول کی ضرورت نہ ہو، اور فعل متعدی وہ ہے جو مفعول کو بھی چاہے۔

احمد خط نوِست۔ ہمہ سلامش کردند۔تو درس گرفتی؟ شما کتابم دیدید؟

... مختلف فعلوں کی گردانیں مشق کے لیے (۸) ان کے زمانوں پر غور کرو۔

...ف) اُو مشق می کند۔آنہا زور می کنند۔تو چہ می کُنی۔

...ب) اُو بخانہ نمی رود۔آنہا می روند۔آنہا شیر می خورند۔تو بہ مدرسہ می روی؟ شما کار می کنید؟۔من کار می کُنم۔ما مشق نمی کنیم۔

...ج) اُو نان نمی خورد۔ما نشستہ بودیم۔تو خط نمی نویسی؟۔شما آب نمی خورید؟۔من درس می گیرم۔ما قلم نمی دہیم۔شما بازار نمی روید؟۔من بالا می روم۔ما پائیں نمی رویم۔

...) اُو گفتہ بود۔آنہا گفتہ بودند۔تو دیدہ بودی۔؟ شما خواندہ بودید؟ من نہ گرفتہ بودم۔ما نشستہ بودیم۔

...) اُو طلبیدہ است۔آنہا شنیدہ اند؟۔تو چیزے شنیدی؟۔شما چہ می شنیدید؟۔ من طلبیدم۔ما نہ طلبیدیم۔

...) اُو راہ رفتن نمی تواند۔آنہا کے رَفتن می توانند؟ تو حالا نوشتن می توانی؟ شما خواندن می توانید؟ من ہنوز گفتن نمی توانم۔ما نشستن نمی توانیم۔آں شکستہ بود۔

...) اس مثال میں احمد کے آنے کو بتایا گیا ہے۔اس جملہ سے سننے والا بالکل مطمئن ہو جاتا ہے اور ...عول کا منتظر نہیں رہتا۔اسی طرح اور مثالوں کو سمجھو۔

...) فعل متعدی وہ فعل ہوتا ہے جو مفعول کے بغیر پورا نہ ہو جیسے احمد کے متعلق لکھنے کا حکم کیا گیا ہے ...ل ''لکھنے'' کا تقاضہ یہ ہے کہ مفعول جیسے خط، کتاب، سبق ضرور ذکر ہو۔

...) غور کرو ان جملوں میں کون سا زمانہ پایا جا رہا ہے ماضی ہے تو کون سا اور مضارع ہے تو زمانۂ ...ل یا مستقبل۔

مشق کے لیے صیغۂ امر کے مختلف جملے

۱۔ آب بیار۔زود بیار۔خَم شو۔پیش بیار۔پس تر بنشیں۔کتاب وَا کن۔ورق بگرداں۔ایں را بخواں۔ہجا کن باز بخواں۔از سر بخواں۔بلند بخواں۔حفظ کن۔گوش کن۔از یادَت نہ رود۔بس کن، بس کن۔

۲۔ محکم بگیر۔زُود بنویس۔ زُود باش۔ زُود برو۔ زُود بیار۔ بگذار کہ برود۔ مگذار کہ نہ پرد۔ دست چپ برگرد۔ پس پس بیا۔ پیش پیش برو۔ دست راست ببیں و بنویس۔ پائے چپ بردار۔ آہستہ برو۔

۳۔ پیش شو پیش۔صبر کن۔آرام بگیر۔دروں بیا۔از خانہ برآ۔قدرے آب گیر۔باز گو۔ ہوش دار۔ ساعتے پس برو۔ ایں را بنویس۔ درست بنشیں۔سر مشق پیش گیر۔زود بنویس۔

چھوٹے چھوٹے جملے مشق کے لیے

اجازت ست؟ بیروں روم؟ آب بخورم؟ می روم وی ایم۔ اُوسیب می خورَد۔ خط می نویسد۔ احمد کجا می روی؟ باش باش کہ می رسم۔ ساعتے آرام بگیر۔ احمد می رود تو ہم برو۔

قلمت چہ شد؟۔ در قلمدداں باشد۔ اوحفظ می خواند۔ تو دیدہ می خوانی۔ ایں ہماں ست۔ آں مالِ شماست۔ ایں مالِ ماست۔ ہمہ آنجا ہستند۔ شب ایں جا بودند۔ ہماں وقت رفتند یکے نماند۔

ہیچ کس نہ رفتہ۔ اُوکیست؟ چہ کارہ است؟ ہمین ست۔ خیر دیگر است۔ نہ این است نہ آن است۔ فردا می روم، چہ حکم ست؟ ایں را می گیرم عیب کہ ندارد؟ بگیر عیبے نیست۔ ہمہ اش تُراست۔

خیلے بلند ہست۔ احمد کجا ماندۂ؟ پس پس می آید، یکسے حرف می زند۔ گاہ گاہ می روم چنیں ست یا چناں؟ بما باید ہید۔ دیگر ندارم۔ بخدا کہ ندارم۔ خیر من ہم نمی خواہم۔ بکار ندرام۔ ایں چہ می خواند؟

اینجا کہ می ماند؟۔ اُواحمق ست۔ عجب احمقے ست۔ سخت بے عقل ست۔ عجب بے کمالے ست۔ بالا بود، بزمین افتاد۔ سرش بسنگ خورد۔ استخوانش ریزہ ریزہ شد۔ ایں سیاہ ست یا کبود؟۔ ایں گلنار ست یا نارنجی؟

ضمیر اور اس کی مختلف ترکیبیں مشق کے لیے

پیشِ اُو ہست؟ اُودارد؟ اوسگے دارد؟ پیش شاں ہست۔ آنہا دارند۔ آنہا گربہ دارند۔ پیشت ہست؟ اسپ داری؟ پیشت اسپ ہست۔ پیش شما ہست۔

پیش شما خروسے ہست؟ شما سگ دارید؟ پیش من ہست۔ کاردِ اُو پیش من ہست۔ بندہ کار دارم۔ پیش ما ہست۔ پیش ماشتر ہست۔ ما دارایم۔ ماشتر داریم۔

۲۔ خروس من پیش تست؟ پیش من نیست۔ پیش بندہ نیست۔ یا بوئے من پیش شما است؟ پیش ما نیست۔ ما نداریم۔ خر من پیش اوست۔ خر من پیش او نیست۔ او ندارد۔ قیچی شما پیش من ست پیش او نیست۔ او ندرارد۔ کلاہ شما پیش آنہا ست؟ خیر پیش آنہا نیست۔ آنہا ندارند۔

۳۔ کلاہ ہست پیش شاں ہست۔ خیر پیش شاں نیست۔ پیش آنہا نیست۔ کتابت پیش ما ہست۔ خیر پیش شما نباشد۔ پیش آنہا باشد۔ قلم ما پیش شان ہست۔ پیش آنہا نیست۔ پیش خودت باشد۔ چاقوئے شاں پیش تو نیست؟ پیش ما کے دیدید؟ پنسل آنہاں پیش ما ہست۔ پیش شما کجا باشد؟ پیش شاں بود۔

۴۔ پیش من بود۔ من داشتم۔ بندہ داشتم۔ پیشت بود۔ تو داشتی۔ پیشش بود۔ اُوداشت۔ پیش ما بود۔ ما داشتیم۔ پیش شما بود۔ شما داشتید؟۔ شما نداشتید۔ آنہا داشتند۔

۶۔ پیش من نبود۔ پیشت نبود۔ پیشش نبود۔ پیش ما نبود۔ پیش شما نبود۔ پیش شاں نبود۔

دیکھو ہر قسم کی چیز کے لیے اور آدمی کے لیے اور وقت کے لیے کن کن لفظوں سے پوچھتے ہیں۔

۱۔ ایں کیست؟ کدام کس ست؟ چہ کارہ ست؟ بہ بغلت چہ ہست؟۔ ایں از کیست؟ بدست چہ داری؟ چہ قدر ہست؟ دواتم پیش کہ بود؟ ایں چہ قدر باشد؟ کہ دادہ است بشما؟ ایں چیست؟

کدام کس بشما دادہ است؟ سیب از کجا یافتی؟ بہی از کیست۔ کتابم پیش
کیست؟ تصویر ہا از کجا بہم رسید ند؟ شما کدام می خواہید؟ کدام یکے بہ
احمد بدہم؟ احمد چرا اینجا نمی آید؟

۔ اکنوں چہ گونہ ہست؟ کے می آید؟ خانۂ محمود کجا ہست؟ بکدام محلّہ می نشیند؟
ساعت چند زدہ؟ چند ساعت روز برآمدہ؟ شب چہ قدر گزشتہ؟ کتاب بچند
گرفتی؟ بنظر شما مالِ چندست؟ امروز چندم ماہ ہست؟

متفرق جملے مشق کے لیے

بیائید، بنشینید۔ سخنے دارم بشما۔ در قفس چیست؟ عجب مرغِ خوش الحان ست۔
پوستینے می خواہم۔ از کجا بدست آید۔ تلاش می کنم۔ پیدا می شود۔ تمام روز گشتم
دوتا یافتم۔ لباس شما چرک شدہ۔ امروز تبدیل می کنم۔ ہنوز گازر نیاوردہ است۔
پیراہن شما نجس شدہ۔ حالا بہ آب می کشم۔

ہر صبح بہ اُرک طنبور می زنند۔ گاؤ را دیدید؟ شاخ ندارد۔ ایں سنگ چہ قدر سنگیں باشد؟
زنجیر ساعت بہ بینم۔ چند حلقہ دارد؟ قیمت ایں فیروزہ چہ باشد؟ فقیرے بر دروازہ
استادہ است۔ بگو ما ہم مہماں ہستیم۔ خانہ، خانۂ ما نیست۔ بگو بدروازہ بنشیند۔

کار خود را بانجام رسانیدی؟ زود بیا، زود بیار۔ چابک بیار۔ اگر دیری کنی کار
از دست می رود۔ اگر زود تر نمی کنی کار را زتو می گیرم۔ آوازم کہ شنیدند ہمہ
ترسیدند۔ بارے سخنم گوش کردند۔ ہمہ شاں باہم گرآزردگی دارند۔
خدا از دشمنم نگہ داشت۔

چرا بگریزم؟ باکے نیست۔ من بلند بالا ہستم۔ شما پست قامت ہستید۔
اُو میانہ قدست۔ ریشش چہ قدر درازست۔ عجب ریش درازے دارد۔ کفش

خودم گم کردم۔ نارنج از کجا آوردید؟ بما بدہید۔ ہمیں یک دانہ ست۔
دیگر ندارم، بخدا کہ ندارم۔

۵۔ بندہ امروز بہ شکر رفتہ بودم۔ راہ غلط کردم۔ بسیار سرگرداں شدم۔ شما بخانہ رفتہ
بودید؟ ایں شہر از علاقۂ پنجاب ہست۔ کیست کہ بزمیں اُفتادہ؟ بیچارہ حمال
ست، بسیار خستہ شدہ۔ بارش خیلے گرداں بود۔ حساب خود فیصل کردم۔ دہ روپیہ
بذمۂ شما ہم نوشتہ۔ ہنوز بست روپیہ بر و دارم۔ بد بدہ آدم ست۔ خیر من ہم
بدبگیر ہستم۔ صبح بزود می روم۔ سر راہش می گیرم۔ بندہ بایں کارہا غرض ندارم۔

۶۔ ملا فرقان خود را اخراب کرد۔ بعیش وعشرت اُفتاد۔ تمام مالش برباد داد۔
اکنوں غیر از حسرت چارہ چیست؟! روزے زنجیر خانہ می رود۔ پیش خدمت
شما کجاست؟۔ بازار رفتہ۔ ہمپائے آغا رفتہ۔ پئے کارے رفتہ۔ درونِ خانہ
است۔ خانہ را صفا می دہد۔ مگر ایں برادرے دارد۔

۷۔ خود شما چنیں کارہا چرا می کنید؟ پیش خدمت ما سلیقہ ندارد۔ برادر شما چہ می کند؟ غذا می
خورد، می آید۔ چہ می خوانید؟ ہماں کتاب دیروزہ ست۔ برادر شما چہ می خواند؟ ہمیں می
خواند۔ ہر چہ اُو می خواند، من می خوانم۔ می روید اکنوں؟ شما را کے می بینم؟ فردا۔

۸۔ شما چرا می روید؟۔ چہ طور نہ روم؟ اگر نہ روم اُو می آید۔ اگر صورت ایں است،
من ہم بروم۔ اگر ایں کارے کردی، گوئے از میداں ربودی۔ ہر چہ اُو می کند
می کنم۔ آب می بارد۔ بیائید دروں بنشینیم۔ پیش بندہ چرا نمی نشینید؟ اینجا
چرا نمی نشیند؟ پہلویم بنشینید۔

۹۔ آغا! ہر چہ کردید شما کردید۔ من ہم ہمیں فکر ہستم۔ ایں بسیار خوب ہست۔ اگر نہ
چنیں ہست۔ شما بفرمائید۔ خیر ست۔ امروز متفکر بنظر می آئی۔ دِلم ہم غمگین ست۔
فکر چیست؟۔ فضل خداست۔ شما ہیچ فکر نہ کنید۔ خاطر جمع باشید۔ بآرام بنشینید۔

دیکھومختلف وقتوں کے لیے کیا کیا لفظ ہیں اور کیوں کر بولے جاتے ہیں

من اوّل بشما گفتہ بودم۔ پیش ہم گفتہ بودم۔ اوپیشتر بمن گفتہ بود۔ خیرآخربچشم خودمی بیند۔ امسال خیلے گرانی ہست۔ سال گذشتہ ایں حال نبود۔ سال آیندہ ارزانی می شود۔ دیروز اُورادیدم۔ پریروزخودش اینجابود۔ پری پریروزخبرندارم۔امروز ہلال خواہد برآمد۔

اکنوں شب ماہ ہست۔ فردادعوت شماست۔ فرداکہ فرصت ندارد۔ فرصتم نیست۔ پس فردایاپس پس فرداد۔شب نیامدید؟ پری شب ہم غائب بودید؟ اِمشب ہمیں جاباشید۔ خیر،فرداشب می آئیم۔ پاسے ازشب گذشتہ بود۔ پارۂ ازشب باقی بود۔نیم شب برآسماں روشنی چہ بود؟ بلے شہابہ باشد۔

دوروزتعطیل ہست۔ بیائید سیرباغ کنیم۔ ایں قدرفرصتم کو؟ صباح زودبروید۔ پایاں روزپس بیائید۔شام خانہ می رسم۔احمدایں جاگے می آید؟ گاہ گاہ می آید۔اینک ایں جابود۔ساعتے پیش ازشمارفتہ۔صبح وشام می آید۔ ہنوزنیامدہ،ساعتے پس بیائید۔

اکنوں مامی رویم۔گے رفت می توانید؟ حالاگے می گزاریم؟ بگزاریدکہ بروم،بازمی آیم۔ ہرگاہ شمامی آئیدمن ہم می آیم۔ درزمستاں قریب چاشت مدرسہ وامی شود۔ پایاں روزرخصت می شود۔ وقت رخصت ساعت چارست۔ درتابستان صبح وامی شودکہ ساعت شش باشد۔نیم روزرخصت میشودکہ ساعت دوازدہ ہست۔

مدرسہ اورمکتب کی گفتگو

۱۔ برادر برخیز۔ آفتاب برآمد۔ برخیزکہ آفتاب بلندشد۔وقت مکتب قریب ست۔ آبِ گرم موجودہست۔ آفتابہ بگیردست و رویت بشو۔ موہائے خودراشانہ کن۔ ناشتہ ہم حاضرست۔ ناسپاتی کہ دادہ است بشما؟ نہارنخوریدکہ رطوبت می آرد۔ چراگرمی کنی؟

۲۔ لباس خودبپوش۔کاہلی مکن۔ لباس توکثیف شدہ۔چراتبدیل نمی کنی؟ برداشت۔ داغ گرست۔ بسرانگشت پاک کن۔ کتاب توکجا ہست؟ جزوداں چہ کردی؟ بگیروبمکتب برو۔ امروزبمدرسہ نمی روی؟ بلے روز آزادی ست۔ساعت دہ نزد،ہنوزدیرست۔بست لمحہ باقی ست۔

۳۔ کتابِ خودراخراب مکن۔ببیں دریدہ می رود۔میانِ مقویٰ نگہدار۔امروز نسبت بہرروزہ دیرشدہ۔ زودبیائیدکہ دیرمی شود۔ خیرہنوزوقت ست۔ عمارتے کہ پیش روئے شماست ہمیں مدرسہ ست۔ آغاحسین ! اُفتاں و خیزاں کجامی روی؟ باش باش کہ من ہم می رسم۔

۴۔ جناب آغا! بندہ امروزبمکتب آمدم۔ کدام کتاب بخوانم؟ بخانہ پندنامہ میخواندم درقواعدہنوزچیزے نخواندہ ام۔ الفاظ بہ املانوشتن می توانی؟۔ خیرنوآموزم ہنوزیادنہ گرفتہ ام۔ ازشفقت جناب قریب ترمی آموزم۔ طورے کہ فرمایندبہ عمل آرم۔ایں الفاظ رارواں کن۔ہمیں رابمشق بنویس کہ املائے تودرست شود۔بچشم۔

۵۔ صبح زودبرخیز۔تاآفتاب برآیدازضروریات فارغ باشی۔ لباس پاکیزہ

پوش۔ بروقت خودرا بمدرسہ برساں ۔ چوں بمکتب درائی آداب جائے رانگہدار۔ چوں پیش اُستاد آئی، سلام کن وجائے خودرا بہ آرام بہ نشیں۔ پیش وپس، راست وچپ نظر مکن۔ تا نشستہ باشی، مؤدّب بنشیں۔

چوں رخصت شوی خانہ برو۔ درراہ بازی مکن۔ خانہ کہ می رسی بزرگاں را سلام کن۔ کتاب سرطاقچہ بگذار۔ دست وروشستہ ہرچہ حاضر باشد قدرے بخور۔ ساعتے بیروں تفرج کن، باطفالِ ہرزہ نہ گردی، پیش از شام خانہ بیا، ہرچہ بہ روز خواندی بازش بخواں۔ خواندنِ شب بر دِل نقش می شود۔ بحرفہائے بدزبان آشنا مکن۔ مکتب جائے خواندن ست۔ نہ جائے بیہودہ گفتن۔

احمد بیا۔ بہ مکتب کتاب خود بیار۔ بشنوم چہ خواندی۔ اگر یادداری چرانمی خوانی؟ محمود تو بگو۔ اگر می دانی چرانمی گوئی؟ درست بخواں۔ غلط مکن۔ آغا! درکتاب ہمیں نوشتہ۔ خیر کاتب غلط کردہ۔ قلم بگیر ودرست کن۔ روئے ورق بگرداں۔ ہرچہ خوانی، فہمیدہ بخواں۔ بآہستگی بخواں۔ طوطی وار از برکردن فائدہ ندارد۔ بمطلب نہ رسیدن والفاظ از برکردن حاصل چیست؟ بخواں ہنوز رواں نہ شدہ۔

چہ نام داری آغازادہ! نام پدر شما چہ باشد؟ چہ کار می کنید؟ سوداگری۔ عمر شما چہ قدر باشد؟ چاردہ سالہ۔ بکدام محلّہ می نشینید؟ کلاہ برسر درست بگذار۔ چرا کج گذاشتی؟ بنشیں وراست یاد کن۔ پیش رویم بنشیں۔ پشت سرم چرا نشستی؟ بیا! بہ پہلوئے احمد بنشیں۔ ہاشم را آواز دہ۔ دریں ماہ دو، سہ روز غیر حاضر بود۔ آغا حسین ہفت روز نبود۔ تا توانید شما غیر حاضر نباشید۔

وقت برخاست قریب ہست۔ دوساعت چہاردہ لمحہ باقیست۔ اجازت ہست؟

می روم۔ آب خوردہ می آیم۔ برو، مشق خود بیار کہ بہ بینم۔ ایں از کیست؟ ایں نسبت باو بہتر ست۔ ایں سطر بہتر نوشتہ۔ کرسی ایں اندک درست تر نشستہ۔ ایں حرفِ شما بے قاعدہ ست۔ سر مشق را دیدہ بنویس۔ مرکب خیلے غلیظ ست۔

۱۰۔ کاغذ آہار ندارد۔ مرکب را می کشد۔ بہ بینید! مرکب ما چہ قدر روشن ست! دواتِ شما آبگی ست۔ ہمیں صفحہ را کہ خواندۂ نقل بردار۔ ایں طفل را چرا شلاق می کنند؟ البتہ خطائے سرزدہ باشد۔ درسِ خودش رواں نہ کردہ باشد۔ ہمیں ست کہ زیر چوبش می کشد۔ احمد کجا! بگذار کہ ہنوز فرصت بازی ندارم۔ احمد ساعتے ہم بخانہ نمی ماند۔ کجا می رود؟ خبر ندارم۔

۱۱۔ بخواں، ایں چہ لفظ ست؟ ہجا کردہ بگو۔ ایں فقرہ چہ معنی دارد؟ بندہ طفل ام۔ چگونہ توانم گفت۔ ہنوز حرف شناس ہستم۔ قدرے خواندہ ام۔ رفیقت نیم صفحہ بخواند۔ مگر شرمے نداری؟ سرِ جناب سلامت باشد۔ یک ماہ پس عرض می کنم۔ احمد! تو می توانی کہ ایں را بخوانی؟ بلے چرانمی توانم۔ ایں لفظ ظلم ست۔ آفریں آفریں، کرسی بگیر وبنشیں۔

۱۲۔ احمد سعادت مند پسر یست۔ سبق ہر روزہ اش یاد می کند۔ اکنوں سوادش روشن شدہ۔ خیلے محنت کش ست۔ بہ اندک مدت استعداد بہم رسانیدہ۔ بفارسی حرف زدن می توانی؟ خیلے دشوار ست۔ لاکن عجب زبانِ شرین ست! شرم مکن۔ ہرچہ بتوانی بفارسی حرف بزن۔ ہمیں طور مشق می شود۔ بیا! بفارسی حرف زنیم و یکدست ترکِ ہندی گویم۔

بچوں کی فریادیں اور شکایتوں کی باتیں

ب آغا! کاردم گم شد۔ کجا گذاشتہ بودی؟ در جزودانم بود۔ احمد تو دیدی؟ من چہ
دارم؟ دیگر بردار ازیں جا؟ آخر دزد کہ نمی افتد ایں جا۔ جناب آغا! ہاشم کتابم گرفتہ
دہد۔ پیش من بیار۔ ہاشم چرا بہ محمود منازعت کردی؟ بمردم جنگ می کنی؟
راو چہ گفتہ بود بتو۔ بسیار بیباک شدئی، دیگر بار شکایت بگوشم نہ رسد وَاِلّا سخت
شمالت می دہم۔

! چہ می کنی۔ خاموش نمی مانی؟ مگر نمی ترسی؟ می بینم، یک ساعت بآرام نمی نشینی۔
ر بار آں جا رنہ روی۔ چرا خندہ می کنی؟ خیلے گستاخ شدئی۔ بسیار بے ادب
ی۔ بیک گوشہ آرام بنشیں۔ بیا کہ ترا پیش اخوندت برم۔ معاف کنید
ا۔ باز چنیں حرکت نخواہم کرد۔ چہ غوغا ہست؟ عجب بے تمیز بچہ ہا ہستند۔ یکے
سزا یافت اکنوں ہمہ دم بخود نشستند۔ چہ می گوئی؟ سخت بفہم نمی آید۔ تلفظ خودت
ست کن۔ مرکب بر دامن از کجا ریختی؟ عجب پسرِ کثیف ہستی! ہوش دار۔ باز ایں
ت نہ کنی۔ بچہ ہا! چرا غوغا می کنید؟ بخدا کہ مغز سرم خوردید۔ احمد! بار بار می
ی۔ چرا یاد نمی کنی؟ ہر چہ می گویم بخاطر نگہدار۔
ئے درخت چرا رفتی؟ پائیں بیا۔ زودتر فرود آئی۔ اگر پایت خطا می کند استخوانت
ہ ریزہ می شود۔ بہادری رخصت می طلبد۔ پدر و مادرش می روند۔ اُو ہم می رود۔
کجا بماند؟ اینجا کہ پدر و مادرش بود۔ آغا زادہ! چند تا برادر داری؟ پنج برادر ہستیم
خواہر۔ عم زادۂ شما چند سالہ است؟ برادرت کدخدا شدہ؟ بلے خانۂ پدرِ زنش می
۔ خالم بہ دہلی ڈپٹی ست۔

امروز احمد نیامدہ۔ گویند دیروز تپ کردہ۔ گرم ست یا لرزۂ نوبت ست۔ یا ہر روزہ؟ گاہے عرق ہم می کند۔ می گویند اکنوں چیزے بہتر ہست مگر ہنوز بالکل صحیح و سالم نشدہ۔ تیمار داریش کہ می کند؟ پدرش می کند۔ مگر بسیار متفکر ست۔ ہیچ دوا نفعے نمی کند۔ علاج ڈاکٹر چرا نمی کند؟ مردم ہند از ڈاکٹر می ترسند۔ آخر چرا؟ فقط بے عقلی۔ نفعے کہ در علاج ڈاکٹر دیدم ہیچ علاج ندیدم۔ دوا اندک و نفع بسیار! خیر خدا او را شفا دہد۔
احمد بر دست و پائت چند تا انگشت ست؟ می توانی بشماری؟ بلے می توانم تا بست بشمار۔ بچشم۔ شصت دقیقہ یک ساعہ ست۔ بست و چہار ساعت یک شبانہ روز۔ یک ہفتہ ہفت روز، چار ہفتہ یک ماہ، دوازدہ ماہ یک سال۔

دوست کی ملاقات

السلام علیکم۔ وعلیکم السلام۔ مزاج عالی؟ الحمدُ للہ۔ دُعائے جانِ شما۔ خوش آمدید۔ مردم بخیر اند؟ کوچک و بزرگ بسلامت۔ بلے ہمہ دُعا می کنند۔ بعد مدت تشریف آوردید؟ ایں قدر بے التفاتی؟ معاف دارید۔ چہ کنم؟ کارہائے دنیا نمی گذارند۔ ہم دولت خانہ را بلد نہ بودم۔ مزاج چہ طور ست؟ امروز در دِسر دارم۔ آغا! کمرم درد می کند۔ از تکان ست۔ ساعتے خواب کنید، رفع می شود۔ امروز آغا احمد آمد۔ حیف کہ بخانہ نبودم۔ کدام خبرے تازہ دارید؟ می گویند، امروز دو تا کشتی غرق شد۔ کجا شنیدید؟ از بازار فہمیدم۔ وائے بر حالِ صاحب مال، بیچارہ چہ قدر نقصان برداشتہ باشد؟ البتہ دہ دوازدہ ہزار روپیہ باشد۔ اجازت ست؟ حالا رخصت می شوم چرا چرا؟ ایں قدر زودی! بنشینید، ساعتے حرف زنیم و دل خوش کنیم۔ خدمتِ شما کارے ہم دارم۔ امرے صلاح طلب است۔ خیر حالا کہ وقت مدرسہ قریب است۔ باز کے تشریف می آرید؟ ان شاءاللہ فردا روزمی رسم۔

ناواقف مسافر سے ملاقات

ں آمدید۔صفا آورید۔بنشینید ۔مزاج مقدس؟ دُعا، مزاج جناب؟ از کجا می
بدید؟ ازشیراز۔چندروزست ازشیراز برآمدید؟۔سہ ماہ۔بکدام راہ؟ راہ کابل،
براہِ دریانیامدید؟ راہِ دریا خطر دارد۔بہ جہاز دُودی وسعت نہ داشتم۔آغا!بمُلک شما
خشکی از دریا خطرناک ترست۔کسانیکہ می روند سر بہ کف می روند۔کابل ازیں
یک ماہ راہ باشد؟ خیر کمترست۔از پشاور تالاہور دہ روزہ راست ہست۔اگر
ل بہ منزل گیرید، واگر سرِ ڈاک روید،فقط سہ روز۔بازاز پشاور تاکابل دوازدہ
۔ایں جا کجا منزل گرفتید؟ نزدیک بسرائے مکانے گرفتہ ام۔تنہا ہستید؟ عیال
راہ دارید؟ چرا بغریب خانہ تشریف نیاوردید؟ ایں کیست کہ ہمراہ شما ست؟رفیق
ست چہ کارہ ست؟ صفاہانی ست۔قنادی می کند۔بلے از نشست و برخاستش
یافتہ بودم کہ اصلش از خاک صفاہان ست۔ہندوستان عجب خاکِ دامنگیر
د۔جائیکہ آدم بنشیند دگر دل برنمی خیزد۔سُبحان اللہ! ہندوستان جنت نشاں اگرچہ
ستانش جہنم ست،مگر زمستانش برجگرِ کشمیر داغ می نہد۔امنے کہ دریں جا ست
ت کشور ندیدم۔

نوکروں سے ضروری باتیں

ہ آغا جعفری دانی؟ ایں رقعہ بدہ وصبر کن تا جوابے بدہند۔اگر در خانہ نباشند پیشِ
ست رابدہ وزودتر واپس بیا۔روپیہ بگیر و پیسہ بیار۔ہنوز صراف دکان نکشادہ۔چند
یسہ برآوردی؟ روپیہ قلب ست۔صرّاف نمی گیرد۔خیر دیگر ببر۔کتابِ روزنامچہ
دراں زیرِ کرسی بگذار۔پیشِ خدمتِ شما چہ مواجب می گیرد۔نان وششما ہہ رخت۔

ایں را پنج روپیہ شہریہ می دہم۔کفش مرا پاک کن۔امروز صحنِ خانہ راکس جاروب نہ کردہ۔بیائید،فرش را بتکانید۔برو،سقہ را ہمراہِ خود بیار۔بگو،آبِ تنک پاشد کہ زمین شل نہ شود۔دو پیسہ بہ حجام بدہ۔پیسہ ندارم۔سائیس را بگو کہ اسپ عربی را زین کند۔بگی نیارد۔امروز براسپ سواری شوم۔بگو،سازِ انگریزی بہ بندد۔اسپہائے ہندی بسیار سرکش می شوند۔بریں اسپ سمند روزے سوار شدم ایں قدر شوخی کرد کہ از جان بتنگ آمدم۔زین را درست کن۔بہ بیں، قاشِ زین کج بہ نظر می آید۔اسپِ کمیت راچہ کردید؟ فروختم،چالاک نبود۔ایں سبزہ خیلے خوب است۔بسیار تیز است۔مہمیز راہم تاب نمی آرد۔بہ قیچی چہ رسد! چہ سبب است،فربہ نمی شود۔آب ودانۂ ہند بہ اسپہائے وَلایت موافق نمی آید۔اسپ چالاک گاہے فربہ نمی شود۔

لباس اور کپڑوں کی باتیں

بُقچہ بیار کہ امروز تبدیل لباس می کنم۔کلاہ کجا است؟ قبائے قلم کار ہم بکش۔
خفتانِ بانات بیار۔پیراہن را بہ بیں،تکمہ ندارد۔گریبانش تنگ ست۔
بند در زیرجامہ بکش۔آستین ایں پارہ شدہ۔خیاط را بدہ کہ رفو کند۔بندہائے قبا شکستہ اند، درخانہ بدہ کہ درست کنند۔لباسِ دربارہ بدہ کہ وقت تنگ شدہ۔آئینہ پیش بگذار کہ عمامہ برسر پیچم۔برخفتاں خیلے گرد نشستہ۔می تکانم، حالا پاک میشود۔ایں بتکاندن پاک نمی شود۔بُرش بگیر۔دستمالِ کرپاسی بدہ۔آبریشمی رانگہدار۔

کھانے پینے کی باتیں

بسم اللہ! جنابِ آغا! چہ بروقت رسیدید! چاشت حاضر ست، بیائید،نوشِ جاں بفرمائید۔بندہ طعام خوردہ آمدہ ام۔اشتہا ندارم۔خیر چیزے اینجا ہم نوش جاں

ئید۔آخرنان اینجا بنانِ آنجا جنگ نمی کند۔بسرِشماقسم ست کہ سیر ہستم۔شام دیرتر
ردہ بودم۔میل ندارم۔خیر، قدرے بخورید۔یک دولقمہ بیش نخورید۔بیائید
ید!نان خشک می شود۔صحِ مردانست ازغذا انکارخوب نیست۔نانِ گرم وآبِ
نعمت الٰہی است۔نظرِقلی بَرو۔یک پیسہ راماست بستاں، قیماق ہم برائے
ئے بگیر۔آبِ خوردن بدہ۔ہُشدارکہ نریزد۔آب گرم ست،بِرو،آب تازہ ازچاہ
۔تابستانِ ہندہمیں یک قباحت دارد۔رکابی پُلاؤ پیشترک بگذار۔نگاہ کن،کاسۂ
رباکج نشود۔روغن بستہ شدہ۔

ے! برکتِ زمستاں ست۔دیگداں گرم ست۔زغال رشن کن۔بمنقل گذاشتہ
۔آتشگیر بمن بدہ۔بگوقدرے چائے دم کنند۔چائے حاضرست۔معاف دارید
!نمی خورم کہ خشکی می آرد۔خیراز یک فنجان چہ می شود۔قدرے شیر بیندازید کہ حسکیش
ں بُرد۔نبات تہ نشیں شدہ۔چمچہ بدہ کہ بجنبانم۔بسیار گرم ست۔چلم پُرکن۔میل
ائید۔الطافِ شما کم نشود۔قلیاں پیش جنابِ آغا بگذار۔دُودے گردہ بدہ۔

خریدوفروخت کی باتیں

ہ فروش حاضرست۔بیارید، کجاست؟ انار یک سیر بچند میدہی؟ سیرے دہ آنہ۔
ب روپیہ راچند؟ بست وپنج۔خدارابہیں ، بابا راست بگو،آغا! ہنوز دست ہم نکردہ
۔ازشمازیادہ نمی خواہم ۔انارسیرے ہشت آنہ وسیب روپیہ راسی دانہ می
م۔سیب خام ست۔خیر پختہ است۔آغا! رنگش بہ بینید ،بُو یش کنید۔ازیں بہتر
چہ خواہد بود؟ ہرچہ خام باشد مالِ من۔بلے،ملک ہندست بابا۔ہرچہ خواہی بگیر
ابل برو۔بہیں کہ ہمچوسیب ہارا آنجابُزوگوسفند ہم نمی خورند۔انارت شیرین ست
ش؟ درقتی چیست ؟ زعفران ست۔یک تولہ بچند آنہ میدہی؟ ہشت آنہ۔بسیار

گراں ! خیر یک سخن دارم آغا۔از پنج آنہ کمتر نمی دہم۔ایں قدر گران جانی مکن بابا۔
کہ میگیرد؟ خیر مردم بآرزومی برند۔کہنہ شدہٴ،حرفِ مرا گوش کن۔درگراں فروشی نفع
نیست۔اگرارزان می فروشی، بسیارمی فروشی وبسیار نفع می بَری۔خیر۔گفتۂ شما بجان
منظورست، بگیرید۔پنج تولہ میخواہم۔وزن کن،ترازوئے مثقالی ندارم۔ایں نافہ
ست؟ یک نافہ بچہ قیمت میدہی؟ہفت روپیہ۔پناہ بخدا ۔یک حرف دارم
آغا۔از پنج روپیہ کم نیست۔اکنوں من ہم بگویم۔بفرمائید۔اگر چار روپیہ می گیری
بگیرورنہ اختیار داری۔بامانِ خدا۔خیر بگیرید۔ہرچہ پسندِ شما باشد بردارید۔خود
دودانہ چیدہ بدہ۔ہمہ اش یکساں است۔سرموئے فرق نیست۔فیروز ہاداری؟
بلے حالا ازنیشاپوررسیدہ،انگشتریش ازنُقرہ ست یاسراب؟ازنقرہ۔

رات کاوقت

آفتاب بمغرب رفت۔اکنوں شام شد۔شفق ہم طرف شد۔چراغ روشن کن۔شمع
روشن کن۔ چراغ روشنی کمتردارد۔روغن درچراغ بریز کہ خاموش نہ شود۔گُل
بگیر۔سرِفتیلہ راپیش کن۔ببیں ستارہا چہ طور گرد ماہ صف زدہ اند۔ماہ ہالہ برآوردہ
است۔البتہ دلیلِ باران ست۔اکنون شب ماہ ست۔مہتاب عجب لطفے دارد!ماہِ
چہاردہم بدرست۔خیرپنج روزہ روشنی ست باز ہُمان شب تاروجہان تاریک ،
اجازت ست؟ حالا رخصت می شوم۔

کجا می روید؟ وقت، وقت رفتن نیست،ہمین جا خواب کنید۔شب بسیار
گذشت۔برائے جنابِ آغا فرش خواب۔توشک رابتکان۔لحاف راپائین بگذار۔
شما کجا خواب می کنید؟ ہمین جا۔ازشب چہ خبرست؟ البتہ سہ پاسے ازشب گذشتہ
یک نیم پاس باشد۔امروز مرازُودتر خواب گرفت۔چراغ راکنارہ بگذار۔شمعدان

ٹاقچہ بنہ۔کلیدراز یربالینم بمان۔دروازہ راپیش کن۔چوں پارۂ ازشب گذرد،مرا ار کن، کہ چیزے نوشتن درام۔چشم گُربہ رادیدید؟ ایں راپُشک می گوئیم۔ازقسم ن ست۔دوتا بچہ ہم دارد؟ تماشا کنید، چہ باز یہامی کنند؟ دست بر پشتش کشید ں می شود۔خُرخُرمی کند۔ہمیں نشانِ محبتش ہست۔بگذار کہ بدود۔بہ دہن چہ دارد؟ شکے باشد۔مگذار کہ سرِ فرش بیاید۔فرش خراب میشود۔بدرش کن،گربہ مسکین ورے ست۔بلے! پیش شما مسکین ست۔ازموش وکنجشک پُرسید۔

بچہ راہ دیدم گربہ را آزار داد۔دُمش محکم گرفت۔گربہ پنجہ زد کہ خون از ۂطفل بچکید۔ناخن گربہ قہرخداست۔کم ازخنجر خونریز نیست۔کارے کہ از گربہ ٓیدازشیرنمی آید۔

سگ رانگاہ کنید۔چہ محبت میکند! بہ بینید چہ طور دُمش می جنباند! نشانِ ش ہمیں ست۔خویش وبیگانہ راخوب می شناسد۔دوست ودشمن خوب می داند۔ ب وصفش قناعت ست، کہ برابر صدوصف ست۔یک استخوانش بس ت۔صدایش می کنم، دویدہ می آید۔بشما آشنا شدہ۔دست بدہنش مکنید کہ می رد، دُمش مگیر ید کہ خوشش نمی آید۔مگذار کہ دروں بیاید۔روزے بصحرا بردم لرگش سردادم، چہ گویم؟ ہماں نقلِ گربہ وموش بود۔

ی رادیدی؟ بوزنہ فارسی کتابی ست۔ببیں سر دیوارنشستہ، دست پیشش مکن کہ زند۔بدجانور یست۔مراحرکاتش خیلے خوش می آید۔چہ قدر بآدم می ماند۔چہ رتہامی سازد کہ خندہ می آید۔

سیاہے از جانب شمال برخاستہ۔البتہ خواہد بارید۔برق ہم می تابد، دویدہ بیائید۔ م بردارید۔پیش از باریدن بخانہ برسیم،اینک دررسید۔حالا روز آورد۔بیائید!

بدکانے پناہ گیریم تا ترنشویم۔آب زوری بارد۔اکنوں اِستاد۔حالا کم شد۔ہنوز، ناوہ جاری ہست۔زمیں ہمہ گل شد۔سُوئے مشرق نگاہ کنید،قوس قزح برآمدہ۔پہ پہ خوش رنگہا دارد۔ایں روشنی وصدائے مُہیب چہ بود؟ ایں برق ست ورعد۔صاعقہ ست کہ سرِ مردم اُفتد وہلاک می کند۔پناہ بخدا۔الٰہی ازآسیبش نگہدار۔باراں رحمت الٰہی ست۔اکنوں گیاہ می روید۔روئے زمیں ہمہ سبز می شود۔گلبن گل می کند۔درخت ثمر می بندد۔غلہ پیدا می شود۔



حکایات

حکایت اوّل

ے بادشاہے مع شاہزادہ بشکار رفت چوں ہوا گرم شد بادشاہ وشاہزادہ لبادۂ خودرا
وشِ مسخرہ نہادند۔ بادشاہ تبسم کردو گفت اے مسخرہ! برتو بار یک خرست۔ گفت باردوخر۔

حکایت دوم

رے ومردے دریک خانہ تصویر خود ہا دیدند۔ مرد شیر را گفت، می بینی شجاعت
اں کہ شیر را تابع کردہ است۔ شیر گفت، مصور ایں نساں ست، اگر شیر مصور
ے ایں چنیں نبودے۔

حکایت سوم

ے مرتبۂ بزرگ یافت، دوستے برائے تہنیت نزد اُو رفت، آں شخص پُرسید کیستی ؟
ا آمدۂ؟ دوست اُو شرمندہ گردید وگفت، مرانمی شناسی؟ دوستِ قدیم تواَم،
ئے تعزیت نزد تو آمدہ ام، شنیدہ ام کہ کور شدۂ۔

حکایت چہارم

ے ہرگاہ بگورستاں رفتے، چادر برسر وروئے خود کشیدے، مردماں پرسیدند کہ سببِ
ں چیست؟ گفت از مردگان ایں گورستاں شرم می کنم، زیرا کہ از دوائے من مردہ اند۔

حکایت پنجم

درویشے نزد بخیلے رفت وچیزے سوال کرد۔ بخیل گفت، اگر یک سخنِ من قبول کنی ہرچہ بگوئی خواہم داد۔ ددرویش پرسید آں سخن چیست ؟ گفت گاہے چیزے ازمن مخواہ، دیگر ہرچہ بگوئی بکنم

حکایت ششم

شخصے از افلاطون پرسید کہ سالہائے بسیار در جہاز بودی وسفر دریا کردی۔ در دریا چہ عجائب دیدی؟ گفت عجب ہمیں بود کہ از دریا بکنارہ سلامت رسیدم۔

حکایت ہفتم

شاعرے تونگرے را مدح کرد ہیچ نیافت، پس ہجو کرد۔ تو انگر اورا ہیچ نگفت۔ روز دیگر شاعر بر دروازہ ٔ اورفت ونشست۔ تو انگر گفت، اے شاعر مدح کردی ہیچ ترا ندادم، مذمت کردی ہیچ نہ گفتم، حالا چرا نشستۂ؟ گفت حالا میخواہم کہ اگر بمیری مرثیۂ تو ہم بگویم۔

حکایت ہشتم

شخصے دستار درویشے گرفت وگریخت، دُرویش بگورستاں رفت ونشست۔ مردماں اُورا گفتند کہ آں شخص دستار ترا بطرف باغے بُرد، بر درِ گورستاں چرا نشستۂ؟ وچہ میکنی؟ گفت، اُو نیز آخر ایں جا خواہد آمد، ازیں سبب اینجا نشستہ ام۔

حکایت نہم

ے درخواب باشیطاں ملاقات کرد، یک سیلی برروئے اُوزد، وریش اورا گرفت وگفت،
ے ملعون دشمن ما ہستی وبرائے فریب دادن ما مردماں ریش درازمی داری! چوں سیلی
ر برروئے اُوزد بیدار شد وریش خود را در دست خود دیدہ شرمندہ گردید وبرخود خندید

حکایت دہم

ے با بخیلے دوستی داشت، روزے بخیل را گفت کہ حالا بسفر می روم، انگشتری خود ما رابدہ
ا نزد خود خواہم داشت، ہرگاہ اورا خواہم دید ترا یاد خواہم کرد۔ جواب داد کہ اگر مرا یا
تن می خواہی، ہرگاہ انگشت خود خالی بینی مرا یاد کن کہ انگشتری از فلاں خواستہ بودم، نداد۔

حکایت یازدہم

ے شاعرے تقصیر کرد۔ بادشاہ جلاد را فرمود کہ روبروئے من اُورا بکُش۔ لرزہ
ندام شاعر افتاد، ندیمے اُورا گفت ایں چہ نامردی وبے جگری ست! مرداں گاہے
ں چنیں نمی ترسند۔ شاعر گفت اے ندیم، اگر مردی بیا، بجائے من بنشیں، تا من
بزم۔ بادشاہ ایں لطیفہ پسندید وخندید، وتقصیر او معاف فرمود۔

حکایت دوازدہم

شاہے درخواب دید، کہ تمام دندانہائے او افتادہ اند۔ از منجمے تعبیر آں پرسید۔
ت کہ ہمہ اولاد واقارب بادشاہ روبروئے بادشاہ خواہند مُرد، بادشاہ در خشم شد،
ا راقید کرد، ومُنجم دیگرے را طلبید وتعبیر اں خواب پُرسید، عرض کرد کہ از ہمہ اولاد و
رب، بادشاہ زیادہ تر خواہد زیست۔ بادشاہ ایں لطیفہ پسندید وانعام داد۔

حکایت سیزدہم

شخصے پیش یکے نویسندہ رفت وگفت خطے بنویس، گفت، پائے من درد می کند، آں شخص گفت، ترا جائے فرستادن نمی خواہم کہ چنیں عُذر می کنی، جواب داد کہ ایں سخنِ تو راست است لیکن ہرگاہ کہ برائے کسے خط می نویسم طلبیدہ می شوم برائے خواندن آں، زیرا کہ دیگر شخص خطِ من خواندن نمی تواند۔

حکایت چہاردہم

دُرویشے تقصیر بزرگ کرد۔ پیشِ حبشی کوتوال بُردند۔ کوتوال حکم کرد کہ تمام روئے درویش سیاہ کنید ودر تمام شہر بگردانید، درویش گفت اے کوتوال! نصف روئے من سیاہ کن ورنہ ہمہ مردمان شہر خواہند دانست کہ حبشی کوتوال ہستم، کوتوال ازیں سخن خندید وتقصیر درویش معاف کرد۔

حکایت پانزدہم

شاعر مسکین پیش تونگرے رفت وچناں نزدیک اُونشست کہ میانِ شاعر وتونگر از یک وجب زیادہ تفاوت نبود۔ تونگر ازیں سبب برہم شد ورُوئے تُرش کرد وپُرسید کہ درمیان تو وخر چہ تفاوت ست؟ گفت، بقدرِ یک وَجب۔ تونگر ازیں جواب بسیار خجل شد، وعذر نمود۔

حکایت شانزدہم

آوردہ اند کہ حضرت آدم علیہ السلام چوں در بہشت گندم تناول نمود ولباسہائے کہ پوشیدہ بود از تن اُوفرو ریخت، وبچپ وراست می گریخت، ودر زیر ہر درخت پنہاں می شد۔ خطابت رسید کہ اے آدم! از ما می گریزی؟ گفت، نے خدا، از تو چگونہ گُریزم وکجا تواں گریخت؟ امّا از خطائے خود شرم می دارم۔

حکایت ہفت دہم

ابی شترے گُم کردہ بود۔سوگند خورد کہ چوں بیابم بیک درم بفروشم۔چوں شتر
ت ازسوگندِ خود پشیماں شد۔گربہٗ درگردنِ شتر آویخت وبانگ زد کہ شتر را بیک
م می فروشم وگربہ رابصد درم، اما از یک دیگر جُدا نمی فروشم۔شخصے درآنجا وارِد شد
ت، چہ ارزاں بودے اگر ایں شتر راقلادہ درگردن نبودے!

حکایت ہیجد ہم

نائے درشب تار چراغ دردست وسبوئے بردوش گرفتہ دربازار می رفت شخصے
ے پرسید کہ اے احمق روز وشب درچشم تو یکساں ست ازچراغ تُرا فائدہ
ت؟ نابینا خندید وگفت، ایں چراغ برائے من نیست بلکہ برائے تُست
رشب تار سبوئے مرانہ شکنی۔

حکایت نوز دہم

شاہے ازمنجمے پرسید کہ چندسال ازعمرمن باقیست؟ گفت دہ سال، بادشاہ بسیار
ر گردید وہمچو بیمار بربستر اُفتاد۔وزیر عاقل بود، منجم را رُوبروئے بادشاہ طلبید
سید کہ چندسال ازعمرِ تو باقی ست؟ گفت بِست سال، وزیر ہُماں وقت ازشمشیر
م را رُوبرِوئے بادشاہ بقتل رسانید، بادشاہ خودشنود گردید وحکمت وزیر راپسندید،
ز ہیچ سخنِ منجم نشنید۔

حکایت بستم

شے درشہرے رفت وآنجا پیشۂ طبابت آغاز کرد، بعد چند روز شخصے ازوطن اودراں
رسید واُورا دید وپُرسید کہ حالا چہ پیشہ می کنی؟ گفت، طبابت۔پُرسید، چرا؟ گفت

از برائے آنکہ اگر دریں پیشہ تقصیرے می کنم خاک آں را می پوشد۔

حکایت بست ویکم

روزے شخصے باخود می گفت کہ ہرچہ درزمین وآسمان ست، ہمہ برائے من ست۔خدا مرا بسیار بزرگ آفرید۔درآں اثنا پشۂ بربینیِ اُونشست وگفت، ترا چنیں غرور نشاید، زیرا کہ ہرچہ درزمین وآسمان ست خدا برائے تو آفرید امّا تُرا برائے من، ندانی کہ من ازتو بزرگ ترام؟

حکایت بست ودوم

بادشاہ دانشمندے راطلبید وگفت، میخواہم کہ ترا قاضیِ ایں شہر کنم، دانشمند گفت، لائقِ ایں کار نیستم۔بادشاہ پُرسید چرا؟ جواب داد کہ آنچہ گفتم، اگر راست گفتم مرا معذوردارید، واگر دروغ گفتم پس دروغ گورا قاضی کردن مصلحت نیست۔بادشاہ عُذر دانشمند پسندید، واُورا معذور داشت۔

حکایت بست وسوم

گوزے راگفتند، می خواہی کہ پُشست تو راست شود یا پُشت دیگر مردماں ہمچو پُشت تو کوز گردد؟ گفت، می خواہم کہ پُشت دیگر مردماں کوز گردد۔تا ازآں چشم کہ دیگراں مرا می بینند من آنہارا ہم بہ بینم۔

حکایت بست وچہارم

دانشمندے مُصاحب بادشاہ بود، ومُوئے ریشِ خود می کند۔روزے بادشاہ اُورا، گفت کہ اگر بار دیگرے مُوئے ریش خواہی برکند، برتو سیاست خواہم نمود۔بعد چند روز دانشمند کارے کرد کہ بادشاہ برومہرباں گردید، اُورا گفت ہرچہ بخواہی تُرا بخشم، دانشمند گفت ریش

…مرا بہ بخش، دیگر ہیچ نمی خواہم۔ بادشاہ تبسم کرد و گفت: اگر خوشی تو در ہمیں ست، بخشیدم۔

حکایت بست و پنجم

…دے درمقام شخصے برائے دُزدیدن اسپ رفت، اتفاقاً گرفتار شد، صاحب …پ دزد را گفت، اگر حکمت دزدیٔ اسپ مرا بنمائی، تُرا آزاد بکنم۔ دُزد قبول کرد، …اسپ رفت و رسن پائے اُو کشاد و بعد ازاں لگام داد پس بر اسپ سوار شد و تیز …ر و گفت: ببیں ایں طور دزدی می کنند۔ مردماں ہر چند تعاقب اُو کردند نیافتند۔

حکایت بست و ششم

…ے بسیار مُفلس بود، اسپے داشت، آن را در اصطبل بست، لیکن طرفے کہ سر اسپاں …، اُو دم اُو کرد، و ندا داد کہ اے مردمان، تماشائے عجیب بہ بینید کہ سر اسپ بجائے …است، ہمہ مردمان شہر جمع شدند! ہر شخصے کہ در اصطبل برائے تماشا رفتن می …ست از واند کے نقدی گرفت و اُورا راہ می داد، ہر کہ در آں اصطبل می رفت، …سندہ از آنجا باز می آمد، و ہیچ نمی گفت۔

حکایت بست و ہفتم

…ر تیمور لنگ چوں بہ ہندوستان رسید، مطربان را طلبید و گفت، از بزرگان شنیدہ ام …ر دریں شہر مُطربان کامل اند، مُطربے نابینا پیش بادشاہ حاضر شد و سرودے آغاز …رد، بادشاہ بسیار خوش گردید، نامِ اُو پُرسید، گفت، نام من دولت ست۔ گفت، …ت ہم کور میشود؟ جواب داد اگر دولت کور نبودے بخانۂ لنگ نیامدے، بادشاہ این …ب بہ پسندید و انعام بسیار داد۔

حکایت بست و ہشتم

شخصے نزد طبیب رفت و گفت شکم من درد می کند، دوا کن۔ طبیب پُرسید، امروز چہ خوردۂ؟ گفت نانِ سوختہ، طبیب دوا در چشم اُو کردن خواست۔ آں شخص گفت، اے طبیب! درد شکم را با چشم چہ نسبت؟ حکیم گفت، اول تُرا دوائے چشم می باید کرد، زیرا کہ اگر چشمت درست بودے نانِ سوختہ نمی خوردے۔

حکایت بست و نہم

شخصے را یک کیسۂ دینار در خانہ گم شد۔ اُو بقاضی خبر کرد۔ قاضی ہمہ مردمان خانہ را طلبید، و بہر کس یک یک چُوب داد کہ ہمہ آں در طول برابر بود، گفت، ہر کہ دُزد ست چوبِ اُو بقدر یک انگشت دراز خواہد شد، چوں ہمہ را رخصت کرد شخصے کہ دزد دیدہ بود ترسید و چُوب را بقدر یک انگشت تراشید۔ روز دیگر چوں قاضی ہمہ را طلبید و چوبہا دید، معلوم کرد کہ دزد ایں ست، کیسۂ دینار ازو گرفت و سیاست نمود۔

حکایت سی ام

شخصے با شخصے شرط کرد کہ اگر بازی نیابم یک آثار گوشت از اندام من بتراش۔ چوں بازی نیافت، مدعی ایفائے شرط خواست، اُو قبول نہ کرد۔ ہر دو پیش قاضی رفتند۔ قاضی مدعی را گفت، معاف کن، قبول نہ کرد۔ قاضی برہم شد۔ فرمود، کہ بتراش، لیکن اگر اندک یا زیادہ از آثار خواہی تراشید ترا سیاست خواہم نمود۔ مدعی نتوانست ناچار شدہ معاف کرد۔

حکایت سی و یکم

ے طوطے پرورد، واُورازبان فارسی آموخت، طوطی درجواب ہرسخن گفت: ''دریں
نک'' روزے آں شخص طوطی رادر بازار برائے فروختن برد، وصدروپیہ قیمتِ آں
ہرکرد، مغلے ازطوطی پُرسید کہ لائق صدروپیہ ہستی؟ گفت ''دریں چہ شک''، مغل
نتود شد وطوطی را خرید وبخانہ خود بُرد۔ ہرسخن کہ باطوطی می گفت، جوابِ آں
ریں چہ شک'' می یافت۔ دردل خودشرمندہ وپشیماں گردید وگفت، حماقت کردم
چنیں طوطی خریدم، گفت ''دریں چہ شک''، مُغل راتبسم آمد، وطوطی را آزاد کرد۔

حکایت سی ودوم

مندے درمسجد نشست۔ وبامردمان وعظ می گفت۔ شخصے درآں مجلس می گریست۔
ے دانشمند گفت، سخن من دردل ایں شخص بسیار اثر می کند ازیں سبب می
ید۔ دیگراں آں شخص را گفتند کہ دردل ماسخن دانشمند ہیچ اثر نمی کند، چگونہ دل
ی کہ می گریی! گفت، برسخن دانشمند نمی گریم، بلکہ ایک خصی پروردہ بودم واُورا بسیار
ست می داشتم، چوں خصی پیر شد، مرد۔ ہرگاہ دانشمند سخن می گوید وریش اُومی جُنبد،
ی مرایاد می آید، زیرا کہ ایں چنیں ریش درازمی داشت۔

حکایت سی وسوم

ے سکندر باحاضرین مجلس گفت کہ گاہے کسے رامحروم نکردم، ہرکس ازمن
ست، بخشیدم۔ شخصے آں وقت عرض کرد کہ خداوند! مرا ایک درم درکارست، بہ
ں۔ سکندر فرمود، کہ ازبادشاہاں چیزے محقر خواستن بے ادبی ست۔ آں شخص
ت، کہ اگر بادشاہ را ازیک درم دادن شرم می آید مُلکے مرا بہ بخشد۔ سکندر گفت
ں سوال کردی کم ازمرتبہ من، ودیگر سوال کردی زیادہ ازمرتبۂ خود، ہردوسوال بیجا

کردی۔ آں شخص لاجواب شد وشرمندہ گردید۔

حکایت سی وچہارم

شخصے نوکرِ خودرا گفت کہ اگر علی الصباح دوزاغ دریکجا نشستہ بینی مرا خبرکن کہ آنہاں راخواہم دید، شگون نیک خواہم یافت، تمام روز مرا بخوشی خواہد گذشت۔ القصہ نوکراُو دوزاغ را یکجا دید صاحب خودرا خبر کرد۔ صاحب او چوں بیرون آمد یک زاغ رادید وزاغِ دیگر پریدہ بود، بسیار برنوکر غصہ شد، وتازیانہ زدن گرفت۔ ہُماں وقت دوستے برائے اُو طعام فرستاد۔ نوکر عرض کرد کہ اے خداوند! یک زاغ را دیدی طعام یافتی اگر دو زاغ رامی دیدی، می یافتی آنچہ من یافتم

حکایت سی وپنجم

شاعرے پیش توانگرے رفت وبسیار اُورا ستود، توانگر خوشنود شد وگفت، نزدمن نقد نیست، لیکن غلہ بسیار ست۔ اگر فردا بیائی بدہم، شاعر بخانۂ خود رفت ووقتِ سحر نزد توانگر باز آمد، توانگر پرسید، چرا آمدی؟ گفت، دیروز وعدۂ دادن غلہ کردی، ازیں سبب باز آمدہ ام۔ توانگر گفت، عجب احمق ہستی! تو از سخن مرا خوش کردی من نیز ترا خوش نمودم، حالا چرا غلہ دہم؟ شاعر شرمندہ شدہ باز یافت

حکایت سی وششم

شبے قاضی درکتابے دید کہ ہرکہ سرخورد می دارد وریش دراز احمق می شود۔ قاضی سرخورد داشت وریش بسیار دراز، باخود گفت کہ سررا بزرگ کردن نمی توانم لیکن ریش را کوتاہ خواہم ساخت۔ مقراض تلاش کرد، نیافت، ناچار نیم ریش رادردست گرفت ونزد چراغ بُرد، چوں موئے را آتش گرفت، شعلہ دردست اُو رسید، ریش

ذاشت، ہمہ ریش اوسوختہ شد۔قاضی بسیار شرمندہ گردید،بسببِ ایں کہ ہر چہ تاب بود باثبات رسید۔

حکایت سی و ہفتم

صور باہم گفتند کہ ماہر دوکساں تصویر بکشیم وبینیم کدام خوب می کشد ، یک مصور ئہ انگور نقش نمود وآنرا بر دروازہ آویخت ۔مُرغاں آمدند وبراں منقار زدند۔ ماں آں تصویر رابسیار پسندیدند ودرخانۂ مصور دیگر رفتند وپرسیدند کہ کجا تصویر یدۂ ؟ گفت ،درپس ایں پردہ،مصور اول خواست کہ پردہ دارد،چوں دست ردہ نہاد معلوم کرد کہ پردہ نیست بلکہ دیوارست کہ براں تصویر کشیدہ است ۔ ور دیگر گفت کہ توچناں تصویر کشیدی کہ مرغاں فریب خوردند ومن چناں تصویر یدم کہ مصور فریفت ۔

حکایت سی و ہشتم

ے بادشاہے ظالم،تنہا ازشہر بیروں رفت، شخصے راکہ زیر درخت نشستہ دید، ید کہ بادشاہ ایں ملک چگونہ ست؟ ظالم یا عادل،گفت، بسیار ظالم ست۔بادشاہ ت،مراشناسی ؟ گفت ،نہ۔بادشاہ گفت،منم سلطان ایں مملکت ۔آں مرد ترسید سید مرامی دانی ؟ بادشاہ گفت، نہ۔گفت،پسرِ صالح سوداگرم۔ہرماہ سہ روز انہ می شوم،امروز یکے ازاں سہ روزست،بادشاہ بخندید واُوراہیچ نگفت ۔

حکایت سی و نہم

رت موسیٰ علیہ السلام مناجات کرد کہ الٰہی چہ خوش بودے اگر چہار چیز بودے وچہار

چیز نبودے ۔زندگانی بودے ومرگ نبودے۔بہشت بودے ودوزخ نبودے۔تو انگری بودے ودرویشی نبودے۔تندرستی بودے وبیماری نبودے۔ندا آمد کہ اے موسیٰ! اگر زندگی بودے ومرگ نبودے،بلقائے ما کہ مشرف شدے۔اگر بہشت بودے و دوزخ نبودے،از عذاب ما کہ ترسیدے۔اگر توانگری بودے ودرویشی نبودے،شکر نعمت ما کہ گفتے۔واگر تندرستی بودے وبیماری بنودے،مارا کہ یاد کردے۔

حکایت چہلم

دہقانے خرے داشت، ازسبب بے خرچی خررا برائے چریدن بباغے سرمی داد، مردمان باغ خررا میزدند واز زراعت بدرمی کردند،روزے دہقاں پوست شیرے را برخر بست۔وقت شب برائے چریدن فرستاد۔سپس آں،خر ہرشب باپوست شیر بباغ می رفت ہر کہ بشب می دید یقین می دانست کہ ایں شیرست۔شبے باغباں اُورا دید،واز ہیبت آں بر بالائے درختے رفت۔دراثناء آں خر دیگر کہ درآن نزدیکے بود آواز کرد۔وخر دہقاں نیز بآواز درآمد۔وبانگ زدن ہمچو خراں گرفت،باغباں اُورا بشناخت ودانست کہ ایں کیست۔از درخت فرود آمد وآں خر رابسیار لت زدہ براند۔

حکایت چہل ویکم

آوردہ اند کہ حضرت یوسف علیہ السلام درسالہائے قحط بوقتِ آنکہ درمصر بادشاہ بود ہرروز ضعیف ونزارتر شدے،سبب ایں حال ازوے پُرسیدند، جواب نداد،بعد ازاں کہ بسیار الحاح کردند،گفت مرضے دارم نہانی،حکماء گفتند،شما مرض راتقریر فرمائید تابمعالجہ مشغول شویم،گفت ہفت سال ست کہ برمسند بادشاہی متمکن شدہ ام وزمام اختیار رعایائے مصر بدست تصرف من باز دادہ اند، ودریں مدت نفس من در

زوئے آنست کہ اُورا از نان جو سیر گردانم، ونکردہ ام، گفتند، ایں ہمہ مشقت چرا شی؟ گفت، مُوافقت محتاجاں وگرسنگاں می کنم ومی ترسم کہ یک کس شبے درولایت گرسنہ باشد ومن آں شب سیر باشم، مرابقیامت گرفتاری بود۔

حکایت چہل ودوم

ردہ اند کہ خواجۂ غلامے پارسا خداترس داشت۔ ناگاہ خواجہ بیمار شد۔ عہد کرد را، اگرازیں بیماری شفایابم ایں غلام را آزاد کنم۔ حق سبحانہ اُورا شفاداد، خواجہ دل لام بستہ بود، اورا آزاد نکرد ودیگر بار بیمار شد، غلام را گفت، بروو طبیب رابیار، تا علاج کند۔ غلام بیروں رفت ودرآمد۔ خواجہ گفت طبیب کُو؟ گفت، طبیب می ید کہ اُو مخالفت من می کند وبدانچہ می گوید، وفانمی کند، اُورا علاج نمی کنم۔ خواجہ بہ شد وگفت، اے غلام طبیب را بگوئی کہ از مخالفت باز گشتم واز نقض عہد تو بہ ردم، باز غلام گفت، اے خواجہ! طبیب می گوید کہ اگر تو ایں صفت پیش آری مانیز بت شفا ارزاں داریم۔ خواجہ غلام را آزاد کرد وفی الحال شفا یافت۔

حکایتِ چہل وسوم

ہے پیش دیواں بطلب وظیفۂ خود رفت ودستاویزے کہ باخود داشت دیواں مو داز بسکہ خزانہ تہی بود! وزیر فکرے اندیشد وگفت، سرخط تو مانند سرو دکہنہ می نماید، اد را نشاید، لشکری آشفتہ برخاست وبحضور بادشاہ رفت وبکمال تہور وشجاعت انے کہ از مہر بادشاہی رونق گرفتہ بود پیش نظر بگماشت ومانند زمزمہ سرایاں بآواز سرائیدن گرفت، وسرا خود بخود جنبانیدن، چوں چشم شاہ برآں لشکری افتاد، ید کہ چہ می کنی؟ وچہ میخواہی؟ سپاہی گفت، کہ بندہ بطلب علوفہ رفتہ بود، وفرماں

رابنمود۔ وزیر گفت، کہ تمسک تو مثل سرود کہنہ معلوم می شود، حالا امتحاں می کنم کہ بکدام ترانہ موافق می شود، شاہ لطیفہ اش بہ پسندید ونعمت بے قیاس بخشید۔

حکایت چہل وچہارم

دوکس مال خود را بہ پیرزنے بسپردند وگفتند کہ ہرگاہ ماہر دو خواہیم آمد، خواہیم گرفت۔ بعد چندروز شخصے از آنہا نزد پیرزن آمد وگفت کہ شریک من مُرد، حالا آں مال مرا بدہ پیرزن ناچار شد وبعد ساعتے چند شخص دیگر آمد ومال خواست، پیرزن گفت، کہ شریک تو آمد بود وترا مردہ ظاہر ساخت۔ ہرچند مبالغہ کردم، لیکن سخن من نشنید وہمہ مال را برد۔ آں شخص زن را پیش قاضی بردوانصاف خواست۔ قاضی بعد از تامل دریافت کہ زن بے تقصیرست، فرمود، کہ اول شرط کردہ بودی کہ ہرگاہ ماہر دو شریک خواہیم آمد، مال خواہیم گرفت۔ تو شریک خود را بیار ومال بگیر۔ تنہا چگونہ یابی؟ مَردلا جواب شدہ راہِ خود پیش گرفت۔

حکایت چہل وپنجم

درویشے بردکان بقالے رفت ودرخریدن شتابی کرد۔ بقال درویش رادُشنام داد۔ درویش درخشم شد وپاپوشے برسر بقال زد۔ بقال پیش کوتوال رفت، ونالش نمود۔ کوتوال درویش راطلبیدہ پُرسید کہ چرا بقال را زدی؟ درویش گفت کہ بقال مرادشنام داد۔ کوتوال گفت اے درویش! تقصیر بزرگ کردی لیکن فقیر ہستی، ازیں سبب تُرا سیاست نمی کنم، برو! ہشت آنہ بہ بقال بدہ کہ سزائے تقصیر تو ہمیں ست۔ دُرویش یک روپیہ از جیب خود برآوردہ، دردست کوتوال داد ویک پاپوش برسرِ کوتوال زد وگفت، اگرچنیں انصاف ست ہشت آنہ تو بگیر وہشت آنہ اُورا بدہ۔

چکایت چہل و ششم

شاہے برِدُشمنے فوج فرستاد، آں فوج شکست یافت۔ شخصے جلد نزد بادشاہ آمدہ خبر
انید کہ فوج شما فتح یافت، بادشاہ بسیار خوشنود گردید وبعد از دوروز خبر ہزیمت
ت۔ بادشاہ برآں شخص سیاست کردن خواست۔ عرض کرد کہ اے خداوند! لائق
ست نیستم زیرا کہ دوروز شمارا خوشنود کردم، تو چرا مارا ناخوش می کنی؟ بادشاہ ایں
ہ راپسندید واُورا انعام فرمود۔

حکایت چہل و ہفتم

ے دوستے را گفت، یک ہزار روپیہ نزد من ست، می خواہم کہ ایں روپیہ ہارا بیرون
ہر مدفون کنم وسوائے تو با کسے ایں راز نگویم، القصہ ہر دو کساں بیرون شہر رفتہ زیر
ختے نقد مذکور را دفن کردند۔ بعد چند روز بخیل تنہا زیرآں درخت رفت واُز نقد ہیچ
ں نیافتہ با خود گفت کہ سوائے آں دوست کسے نہ بردہ است، لیکن اگر از وپُرسم
ز اقرار نخواہد کرد، پس بخانۂ اُو رفت وگفت، بسیار نقد بدست من آمدہ است می
ہم کہ ہمانجا نہم، پس اگر فردا بیائی باہم برویم، دوست مذکور بہ طمع نقد بسیار آں نقد
نجا باز نہاد، وبخیل روز دیگر آنجا برفت، نقدِ خود یافت، وحکمت خود راپسندید وباز
وستی دوستاں اعتماد نکرد۔

حکایت چہل و ہشتم

ے گُرسنہ می رفت، اعرابی را دید کہ بر کنارِ دریا طعام می خورد، نزد اُو رفت وگفت، از
ف خانۂ تو می آیم، اعرابی پُرسید کہ زن وفرزند وشترمن ہمہ بخیریت اند؟ گفت
ے، اعرابی را خاطر جمع شد وباز برآں شخص نظر نہ کرد۔ آں شخص گفتن آغاز کرد کہ

اے اعرابی ایں سگ کہ حالا بحضور تو نشستہ است، اگر سگِ تو زندہ می ماند چنیں می
شد، اعرابی سر بالا کرد وگفت، سگ من از چہ سبب مُرد؟ گفت، گوشت شتر تو بسیار
خورد پرسید کہ شتر چگونہ مرد؟ گفت، زن تو مرد، ازیں سبب کسے اُورا کاہ ودانہ وآب
نداد، پرسید، زن چگونہ مرد؟ گفت، درغم پسر تو بسیار گریست وسنگ را برسر وسینہ زد،
پُرسید پسر چگونہ مُرد؟ گفت، خانہ برافتاد، اعرابی چوں ایں احوال خانۂ خرابی شنید،
خاک برسر انداخت وطعام راہُما نجا گذاشت وطرف خانۂ خود روانہ شد، آں شخص
بدیں حکمت طعام یافت۔

حکایت چہل و نہم

سوداگراں پیش بادشاہ رفتند واسپاں را برو عرض نمودند، بادشاہ بسیار پسندید وخرید ولک
روپیہ زیادہ از قیمت بسوداگراں داد وفرمود کہ از مُلکِ خود باز اسپاں را بیارید۔
سوداگراں رخصت شدند، روزے بادشاہ درحالت خوشی ومستی وزیر را گفت کہ
اسامئ جمیع احمقاں بنویس۔ وزیر عرض کرد کہ پیش ازیں نوشتہ ام واول نامہا نام
حضرت ست۔ پُرسید چرا؟ گفت، سوداگراں را لک روپیہ کہ برائے آوردن اسپاں
بے ضامنے واطلاع مسکن آنہا عنایت شد، علامت حماقت ست، بادشاہ گفت، اگر
سوداگراں اسپاں را بیارند، پس چہ باید کرد؟ گفت، اگر بیارند نام حضرت از دفتر
احمقاں محو خواہم کرد ونام سوداگراں آنجا خواہم نوشت۔

حکایت پنجاہم

شخصے مال بسیار صرافے را سپرد وبسفر رفت۔ چوں باز آمد تقاضا نمود۔ صراف انکار
کرد وقسم خورد کہ مرا ہیچ نہ سپردۂ، آں شخص پیش قاضی رفت واحوال خود گفت۔ قاضی
تامل کردہ فرمود، کسے را مگو کہ فلاں صراف مال من نمی دہد، تدبیرے برائے مال تو

ہم کرد۔ قاضی آں صراف راطلبید وگفت، کار ہائے بسیار بمن پیش آمدہ است، کردن نمی توانم، ترا نائب خود کردن می خواہم، زیرا کہ متدین ہستی۔ صراف قبول دو بسیار خوش گردید۔ چوں بخانہ رفت، قاضی آں شخص راطلبید وگفت، حالا مال از صراف بخواہ، البتہ خواہد داد۔ شخص مذکور پیش صراف رفت۔ صراف چوں ئے اُو دید گفت، بیا بیا، خوش آمدی، مال تو فراموش کردہ بودم، دی شب مرایاد ۔ القصہ مال باُو داد، واز طمع نیابت پیش قاضی رفت، قاضی گفت، امروز پیش شاہ رفتہ بودم، شنیدم کہ کارے بزرگ ترا سپردن می خواہد۔ خدارا شکر کن کہ مرتبۂ رگ خواہی یافت۔ حالا نائب دیگر برائے خود تلاش خواہم کرد۔ القصہ قاضی اُورا ں حیلہ رخصت کرد۔

حکایت پنجاہ و یک

رے بادشاہے باوزیر برائے سیر رفت، بکشت زارے رسید و درختان گندم دید ند آدم دراز تر، بادشاہ متعجب شد وگفت، چنیں دراز درختان گندم گاہے ندیدہ ام۔ یرعرض کرد کہ اے خداوند! در وطن من درختاں گندم ہمچو قد فیل بلند می شوند، بادشاہ م نمود، وزیر با خود گفت کہ بادشاہ سخن من دروغ پنداشت، ازیں سبب تبسم کرد، چو از سیر باز آمد، خط بمردمانِ وطن خود برائے چند درختان گندم فرستاد، تا خط آنجا بد فصل گندم گذشتہ بود۔ القصہ بعد یک سال درختان گندم آنجا رسیدند، وزیر پیش شاہ برد، بادشاہ پرسید چرا آوردی؟ عرض کرد کہ در سال گذشتہ روزے عرض کردہ م کہ درختان گندم ہمچو قد فیل بلند می شوند، حضور تبسم کردند، با خود گفتم کہ سخن من رغ پنداشتند برائے تصدیق سخن خود آوردم۔ بادشاہ گفت کہ حالا باور کردم لیکن ار پیش کسے چنیں سخن مگو کہ بعد سالے باوَر کنند۔

حکایت پنجاہ و دوم

سوارے در شہرے رفت، شنید کہ ایں جا دُزداں بسیار اند، وقت شب سائیس را گفت کہ تو بخسپ، من بیدار خواہم ماند، زیرا کہ مرا بر تو اعتماد نیست۔ سائیس گفت، اے خداوند! ایں چہ سخن ست، نمی پسندم کہ من در خواب باشم وصاحب بیدار، زنہار ایں چنیں نخواہم کرد۔ القصہ صاحب اوخفت وبعد یک پاس بیدار گردید، سائیس راگفت، چہ میکنی؟ گفت در فکر ہستم کہ خدا زمین را بر آب چگونہ گسترد؟ گفت، می ترسم کہ دزداں آیند وترا خبر نشود، گفت اے خداوند! خاطر جمع دارید، خبر دار ہستم، سوار باز خفت و بہ نصف شب بیدار شد وپرسید، اے سائیس! چہ میکنی؟ گفت در فکرم کہ خدا چگونہ آسماں را بے ستون استادہ کرد! گفت در فکر تو می ترسم مبادا کہ دزداں بیایند واسپ را بہ برند۔ اگر خفتن می خواہی بخسپ، من بیدار خواہم ماند، گفت، مرا خواب نمی آید، سوار خفت، وچوں ساعتے شب باقی ماند، بیدار شد۔ سائیس را پُرسید، چہ می کنی؟ گفت در فکر ہستم کہ اسپ را دزد بردہ است، فردا زین را من بر سر خواہم داشت یا صاحب؟

حکایت پنجاہ و سوم

دانشمندے ہزار روپیہ عطارے را سپرد وبسفر رفت۔ بعد مدت از سفر باز آمد، وروپیہ خود از عطار خواست، عطار گفت دروغ میگوئی مرا نہ سپردۂ، دانشمند باوے در آویخت، مردماں جمع شدند ودانشمند را تکذیب کردند وگفتند، ایں عطار بسیار دیانتدار ست، گاہے خیانت نکردہ، اگر باایں مناقشہ خواہی کرد، سزا خواہی یافت۔ دانشمند ناچار شد واحوال بر کاغذے نوشت وبادشاہ را نمود۔ بادشاہ فرمود، برو! نزد

ن عطار سہ روز بنشیں واُورا ہیچ مگو، چہارم روز آں طرف خواہم رفت تُرا سلام
ہم کرد،سوائے جواب سلام ہیچ با من مگو، چوں ازآں جا بروم نقدخود از عطار
اہ، آنچہ او گوید مرا خبر کن، دانشمند موافق حکم بادشاہ بردکان عطار نشست۔ روز
رم بادشاہ باحشمت بسیار آں طرف رفت، چوں دانشمند را دید، اسپ را استادہ
رد و بر دانشمند سلام خواند، دانشمند جواب سلام گفت۔ بادشاہ فرمود، اے برادر!
ہے نزد من نمی آئی و ہیچ احوال خود با من نمی گوئی۔ دانشمند اندک سر جنبانید و دیگر ہیچ
ت، عطار ایں ہمہ دید و می ترسید۔ چوں بادشاہ رفت، عطار دانشمند را گفت کہ
ہ نقد مرا سپردی کجا بودم؟ وکدام شخص نزد من حاضر بود؟ باز بگو شاید فراموش کردہ
م۔ دانشمند ہمہ احوال باز گفت۔ عطار گفت، راست می گوئی، حالا مارا یاد آمد۔
ہمہ ہزار روپیہ دانشمند را داد، وعذر بسیار نمود۔

حکایت پنجاہ و چہارم

ے ناداں، خودرا از ہمہ افضل می پنداشت، بارے در محفلے زبان بکشودہ خودرا می ستود
ت، ہرچہ تلخ ست گرم ست، حکیمے حاذق در مجمع حاضر بود، گفت، ہرکہ بے تجربہ
بان برآورَد خودرا محل زیاں درآورد کہ خاصیت مُر درایام سرما خلاف پندار تست۔

حکایت پنجاہ و پنجم

ردہ اند کہ ہرگاہ شاہ محمد ہندو پارس را فتح کرد، ودر تصرف خود درآورد، وارادۂ ملک
رب کہ از مدت تصمیم کردہ بود فاسد نمود، زنے پیش او حاضر شد و گفت، در ضلع
ق پارس رہزناں پسرم را کشتند ومتاعش بغارت بردند، مَلک گفت، از مُلک
ست چگونہ داد گرفتہ شود؟ زن گفت، شاہ ووالی ایں ملک دور ودراز چگونہ شدند؟

ملک بخندید و بداد مظلومہ رسید۔

حکایت پنجاہ و ششم

آوردہ اند کہ در شہر فلا ندرس معمارے از بالائے دیوارے بر سر مَردے براُفتاد، بیچارہ ہماندم جاں بداد و معمار بسلامت ماند۔ وارثانش چنگ در دامنش زدند و دعوئ خون پیش حاکم بُردند۔ فرمود کہ خوں بہا بگیرند کہ پیش اجل نمیرند، راضی نشدند و سعئ بے فائدہ کردند، حاکم دانست کہ جہل را بجز جہل نتواں شکست وآہن را بغیر آہن نرم نتواں کرد۔ گفت، یکے اُز وارثاں بر بام برآید و بر سر ایں مرد درآید تا بمیرد و فتنہ قرار گیرد، مدعیاں عاجز گشتند، ولب از دعوی فرو بستند واز سر خون اُو در گذشتند۔

حکایت پنجاہ و ہفتم

شاہ حلب را ضرورتے پیش آمد کہ رفتن خودش ناگزیر افتاد، ہمیں کہ از شہر خود بیروں می رفت، پیرزنے سدّ راہش گشت و گفت، خدارا ساعتے توقف گمار، وایں غریق ظلم وستم را از گرداب جور و بیداد بساحل نجات برآر، ملک گفت، چندے صبر کن کہ کم فرصتی مانع اشتغال ست، زال گفت، اگر طاقت احمال ضعیفاں نداری، خودرا بادشاہ چرا می شماری؟ ملک را لطیفہ اش خوش آمد، بغورش در رسید واُز جورش نجات بخشید،

بیت

ملوکاں کہ راہِ خدا دیدہ اند☆خسک از سر راہ برچیدہ اند

حکایت پنجاہ و ہشتم

ابلہے مال فراواں یافت، در خیال خام چناں تصور کرد کہ زیادہ از شصت سال نخواہم زیست، پس ہماں بہتر کہ ایں نقد خود صرف کنم کہ بعد از من رائگاں خواہند برد، ومن

ورتاسف خواہم خورد۔ الحاصل درچند مایۂ فرصت آں نقد را برباد داد وعمرش
صت درگذشت، کوچہ بکوچہ گدائی اختیار کردومی گفت، اے نیک مرداں! مال من
ب خام خیال ازکف رفت، برائے خدا چیزے بمن دہیدودست من گیرید۔

حکایت پنجاہ ونہم

ے، یکے را بہ بندوق کشت، والیانِ مقتول دست درکمرش زدندو پیش شاہِ چین
ضر کردند، وکیلے یکے از شاہداں را پرسید، تو گواہ مدعی ہستی یا مدعا علیہ؟ گفت، من
م ایں نمی دانم، لیکن کسے کہ اُورا قتل کردمی شناسم، وگواہ او ہستم، وکیل گفت، تو
ب کسی! ہنوز مدعی ومدعا علیہ نمی دانی وگواہیش می دہی، باز پرسید کہ جہاز تو کدام
ت ست؟ گفت، درپس بنکل، وکیل گفت، پس بنکل کدام طرف را می گویند؟
ح گفت۔ صاحب عجب کس اند کہ ہنوز از پس بنکل واقف نیستند وسوال می کنند!

حکایت شصتم

انے ہر روز پنج ناں می خرید، روزے شخصے پرسید کہ ہر روز پنج نان خریدمی کنی آیا می
ری یا می افگنی؟ گفت یکے می اندازم وبہ یکے ادائے قرض می سازم ویکے می نہم ودو
م می دہم، سائل ازیں مسائل درعجب ماند وگفت، ایں معمّا را بارے معنی چہ باشد؟
ناں گفت، آنکہ می نہم، خود می خورم وآنکہ می اندازم بخوش دامن می دہم وآنکہ
ادائے قرض می کنم بہ پدرم می خورانم کہ درطفلی مارا ہم قرض دادہ بود، وآنکہ قرض
ہم بدو پسر عطائے کنم کہ در پیری بکار خواہد آمد۔

حکایت شصت ویکم

تاجرے از اسپانیا بنواحی امریکا رسید، شخصے از متعلقان ملک جمیع املاکش را بغارت بُرد، تاجر ہرچند آہ ونالہ کشید سودے نہ بخشید، مرد جہانگرد ناچار شد، ہم درآن بیشۂ پُر خار اقامت کرد، تا باشد کہ کسے بفریادش رسد ودادش دہد، پس از مدتے سلطان آں بیاباں برسروقتش گذر کرد۔ مظلوم گستاخانہ ودلیرانہ عنان اسپش بگرفت وفریاد برآورد کہ داد ایں نامراد بدہ، عمریست کہ درانتظار قدومت بسرمی برم وخبرت می جویم، شاہ بردلیری آں حال تباہ متغیر گردید وپرسید کہ مرا چگونہ شناختی وقرعہ بنام من چہ ساں انداختی کہ والی ملکم وسلطان اقلیم؟ دادخواہ گفت، شمع لگن انجمن را کثرت ہجوم پروانہ تیرہ نمی گرداند، وچہرۂ درخشانِ ماہ شب افروز از ازدحام نجوم وسیارہ خیرہ نمی ماند۔

حکایت شصت ودوم

مردے را تمنائے سرور درسر افتاد، بدکان مے فروش رفت، وقدحے بادہ خواست، مے فروش ترش روئے وتند خوئے بود، ساغر پُر از بادہ نمودہ نصفے برخاک ریخت ومابقی بآں مرد داد، سخنے درشت گفت، آں مرد نیک نہادی وبردباری را پیش بُر دو گستاخیِ اُورا تحمل کردو خشم فروخوردہ مشفقانہ پرسید، اے عزیز! چرا چنیں کردی وبادہ فرو ریختی؟ گفت، ناداں نمی دانی کہ ایں فال نیک اختری ست ومایۂ بختوری؟ حالا از جائے منتفع خواہی شد وپیرایۂ مکنت خواہی یافت۔ مرد نجیب ازیں واردت عجیب، خیلے متعجب گردید، باز ہم علم ورزید، ورنجہ اش نرسانید ودرَمے بدست اوداد کہ اند کے پنیر بیار، بادہ فروش اندرون حجرہ رفت، جوان حلیم خم بادہ اش سرنگوں

فت و بادہ را برزمیں انداخت، مے فروش چوں باز گردید حال بریں منوال دید، ت برہم شد و دست در گریبانش کرد، تاوان نقصان خواست، آں مرد گفت، تو تہ بودی کہ ریختن مے فال نیک ست، حالا چرا برہم شدی؟

نصائح

نصیحت اوّل

علم از ہمہ دولت افضل ست، علم موجب عزت و دولت ست۔ علم شئی بہ از جہل شئی حسب ونسب، بے علم ناقص ست ۔عالم ہر جا کہ رود عزت وحرمتش کنند۔ سرمایۂ بزرگی عقل وادب ست نہ اصل ونسب، آدمی را نسب بہ ہنر درست باید کرد، نہ بہ پدر، علم بے عمل چوں مور بے عسل ہیچ لذتے ندارد، ہر چہ ندانی از پرسیدنش ننگ مدار۔

نصیحت دوم

بہترین سرمایۂ اولاد آدم ادب ست، بہترین عطایا نصیحت ست، پند نمودن از آثار محبت ست۔ بر دوستاں نصیحت فرمودن باشد و بر نیک بختاں پند شنودن ۔ ہر کہ پند بزرگاں نمی شنود در زک خود سعی می نماید۔

نصیحت سوم

نرمی وملائمت موجب اتحاد ومودت ست، تواضع از ہمہ کس زیبا می نماید، واز اہل دولت زیباتر۔ شکر گذاری سبب زیادتی نعمت ست۔ ہر کہ صبر اختیار کرد زود بمقصد رسید۔ ہر کہ کار خود بخدا سپارد حسب دلخواہ ساختہ گردد، مُدارا با دشمن خوش ست۔ صاحب درد بہ مدادا می رسد۔

نصیحت چہارم

تاثیر صحبت لازم ست۔ مصاحبت کتاب از ہمہ بہتر ست۔ از صحبت ناداں بادیہ خوشتر، در صحبت نیکاں بنشیں، از صحبت بداں پرہیز نما، از صحبت جاہلاں پرہیز، کہ

ت جاہلاں وبال جان ست۔ صحبت بداں زود اثر کند، وضرر آں دراندک زماں
و رسد۔ ہر کہ بابداں نشیند نیکی نہ بیند۔

نصیحت پنجم

ت بازی شعار کن۔ راست باز را دوست بسیار ست۔

راستی موجب رضائے خداست۔

تباز را گاہے ضرر نمی رسد۔ ہر قصورے کہ کنی، قبول نما، ومنکر مشو۔ مردم دیانتدار،
ہمہ کس عزیز اند۔ خائن بہمہ حال مردود ست وخلق خدا ازو ناخوشنود۔

نصیحت ششم

غ گو ہمیشہ ذلیل وخوار ست ہر کہ بدروغ گوئی مشہور شود اگر راست ہم گوید
بار نکنند۔ در خوشحالی ہر کس دوست می شود، ودر افلاس امتحان دوستی ست۔ وقت
یست بس عزیز الوجود چوں می رود باز نمی آید۔ در کارہا تعجیل وشتاب نباید کرد۔
رے کہ کنی بمشورۂ عاقلاں کن، اگر بے تحقیق عیب کسے را اعتبار کنی حق پوشیدہ
، بے تامل کار نباید کرد، وبرائے خورد ونوش تعین وقت ضرور ست۔

نصیحت ہفتم

حیان کلام سخن کردن عیب ست، ہر کاریکہ کنی بحضور دل باید کرد سخن بے فائدہ نمودن
ب ست۔ از سخن بیہودہ خاموشی خوشتر۔ فکر بد عقل را تباہ می سازد، وسخن بدزباں را
ب می نماید۔ سوگند خوردن معیوب ست۔ اطاعت مادر وپدر واجب۔ بر قول بزرگاں
ں ضرور ست۔ عیب جوئی ہم عیب ست۔ منفعت خویش ومضرت دیگراں خواستن
ت ست۔ در پے ایذا وتکلیف کسے نباید شد۔ آزار رسانیدن نتیجۂ نکو نہ دارد۔

نصیحت ہشتم

دل کسے را رنجہ مساز۔ گناہ خود را از مردم می تواں پوشید، لیکن از خدا پنہاں کردن نمی توانی۔ آدمی گناہ خود را یاد نمی دارد۔ ولیکن پیش خدا ہمہ موجود ست۔ کار امروز را بر فردا نباید گذاشت۔ مرگ را ہر دم حاضر داں۔ مرگ با نیک نامی بہتر ست از حیات بدنامی۔ کرم بہر حال پسندیدہ است۔ عدل باعث ترقی دولت ست۔ ظلم بنیاد سلطنت را می کند۔ محافظ جاں از ہمہ مقدم۔

نصیحت نہم

ہر سرّے کہ داری مخفی بہتر ست، زیرا کہ محرم اسرار در عالم کمتر۔ افشائے سرّ خود باز ناں نادانی ست۔ ثمرہ نیکی نیکی ست وثمرۂ بدی بدی۔ ہر کہ بد کند طمع نیکی نباید داشت۔ دشمن دانا از دوست ناداں بہتر ست۔ از دشمن حذر باید نمود ودشمن را حقیر نہ باید شمرد۔

نصیحت دہم

آدمی را باید کہ ہمت بلند دارد وعزم درست۔ علامت غلبہ ونصرت ہمت بلند ست۔ از تحمل مشقت مترس۔ سخاوت بہ از عبادت۔ بخشیدن گناہ بہترین خصلتہا ست۔ چوں عہد کنی در وفائے آں جہد نما تا دوست ودشمن را بر تو اعتماد باشد۔ عفو علامت علو ہمتی، وہمہ را برابر دانستن نشان ریاست ست، ودرشتی وترشروئی سبب مخالفت ست۔ خودستائی نمودن برائے افزونی عزت خود، موجب ذلت می گردد۔

نصیحت یازدہم

تکبر آدمی را خوار وبے مقدار می سازد، ہر چہ بر خود پسندی بر دیگر پسند۔ ہر کہ دراصل بدست امید نیکی ازو مدار۔ احمق را ستائش خوش آید۔ طفلاں را ستائش بیجا نمودن بدراہ

دن ست۔ وہر کہ بصورت نیکوست، سیرت زیبادراوست۔ ہر کرا خوشامد خوش آمد
را فراموش کرد۔ از طمع بہ ست واز زیادہ طلبی اصل سرمایہ ہم از دست می رود۔

نصیحت دوازدہم

لنون مصری راپرسیدند کہ عبادت چیست؟ گفت، درہمہ حال بندۂ اُو باشی،
نکہ اُو درہمہ حال مولائے تست، الحق نوعے کہ درخواجگی او تقصیرے نیست، باید
در بندگی واطاعت وَے از ما مردم نیز قصورے نباشد۔

نصیحت سیزدہم

اہ دوکار کہ نقیض یکدیگراند، بناگاہ ترا رو دہند، ونمی دانی کہ کدام یک ازیں دوبکنی
حق وصواب ست، وکدام را ترک نمائی کہ غلط وباطل ست، پس نظر کن کہ دریں
دام کہ ازیں دوکار بخواہش وہوائے تو نزدیک ترست آنرا مخالفت بکن، وباطل
ر، زیرا کہ حق وصواب درخلاف ہوا وہوس آدمی ست۔

نصیحت چہاردہم

ہ تلخ گوئی وترش روئ وزشت خوئ بود، ہمہ کس اورا دشمن گیرند، وہر کہ دروغ
ید وعدہ خلاف نکند، ومردم را نیازارد ہمہ کس اُورا دوست دارند۔

نصیحت پانزدہم

ر چیز دلیل بزرگی ست، علم را عزیز داشتن، وبدرا بہ نکوئی دفع کردن، وخشم را
خوردن، وجواب باصواب دادن۔

نصیحت شانزدہم

از داناترین مردم کسے ست کہ از ناموافقت روزگار دل تنگ نباشد، وبلند ہمت کسے کہ نعمت آخرت را بر نعمت دنیا اختیار کند وبے خبر کسے کہ تواضع کند آں کس را کہ تواضع اورا مکروہ دارد، وبکسے نزدیکی مجو کہ از تو بیزار باشد۔

نصیحت ہفت دہم

یک از بزرگان می فرمایند کہ عالم آں کس راتواں گفت کہ علم اورا از ناکردنیہا باز دارد۔

نصیحت ہیجدہم

سقراط گوید، بدنے کہ از اخلاط فاسد پاک نیست ہرچہ اورا غذا می دہی، موجب تزائد مادۂ مرض گردد، وایں رمزیست از اں کہ اگر نفس ناطقہ از اخلاق ذمیمہ پاک نباشد تعلیم علوم اورا موجب ازدیاد فساد می شود۔

نصیحت نوزدہم

حکمائے ہند گفتہ اند کہ دوستی چہار درجہ دارد:

درجۂ اول: آنکہ بخانۂ دوست بردوو دوست را بخانہ خود بیارد، ہرگاہ آں مرتبہ دست دہد چہارم دوستی حاصل شود۔

درجۂ دوم: آنست کہ بخانۂ دوست چیزے بخورد دوست را بخانۂ خود چیزے بخوراند، چوں بدیں حد برسد نیم دوستی حاصل شدہ باشد۔

درجۂ سوم: آنست کہ دوست را چیز بدہد واگر دوست چیزے بدہد بگیرد۔ چوں بدیں پایہ برسد، سہ ربع دوستی بحصول انجامد۔

درجۂ چہارم: آنست کہ از راز دلِ خود دوست را آگاہ نماید ودوست را نیز باید کہ براسرار دلی اورا مطلع گرداند۔ وچوں بایں مرتبہ برسد، تمام دوستی حاصل شدہ باشد، ومرتبۂ دوستی از اں بالاتر نیست۔

سوال وجواب

ل: ازخداوندتعالیٰ چہ باید خواست؟

ب: خیریت وعافیت دارین

ل: زندگانی چگونہ بسر باید کرد؟

ب: بخوشنودی وکم آزاری

ل: عمر بکدام شغل صرف باید کرد؟

ب: درتحصیل علم

ل: علم چہ نتیجہ دہد؟

ب: خوانندۂ علم اگر کہ باشد مہ گردد واگر فقیر باشد توانگر گردد۔

ل: عزت بچہ افزوں شود؟

ب: بکم گفتن

ل: نیک بخت بچہ دلیل شناختہ شود؟

ب: بسہ دلیل، یکے طلب علم، دوم، سخاوت، سوم، شگفتہ روئی

ل: نیک ترین کارہا چیست؟

ب: درمجلس علماء وحکماء نشستن واز صحبت ایشاں متمتع شدن۔

ل: مرد راازجان چہ عزیز ست؟

ب: دیندار رادین وبے دین رادرم

ل: یار چگونہ شناختہ شود؟

ب: دروقت حاجتمندی یار واغیار رامعلوم تواں کرد۔

سوال: آں کدام کس ست کہ اگر صد عیب داشتہ باشد بروعیب نگیرند؟

جواب: مردسخن

سوال: آں چہ چیزہاست کہ بہتر از زندگانی وبدتر ازمرگ باشد؟

جواب: بہتر از زندگانی نیک نامی ست وبدتر ازمرگ بدنامی

سوال: صحت جسم درچہ چیزست؟

جواب: باشتہائے صادق طعام خوردن، وہنوز اندکے اشتہا باقیست کہ دست از طعام بازکشیدن۔

سوال: انساں ازکدام عمل محبوب دلہا شود؟

جواب: ازراست معاملگی وشگفتہ روئی۔

سوال: کم آزاری چگونہ حاصل شود؟

جواب: خودرا ازجمیع ذی حیات کمتر وبدتر داند۔

سوال: ایں صفت چگونہ حاصل آید؟

جواب: ازبرکت صحبت علماء وحکماء۔

سوال: فرزند ناخلف چگونہ باشد؟

جواب: چنانکہ انگشت ششم اگر ببرند درد کند، واگر بگذارند عیب بود۔

سوال: صاحب دولت راکدام عمل بہتر ست؟

جواب: بمحتاجاں نان دادن وبتواضع مہماناں پرداختن۔

سوال: نشان دوست صادق چیست؟

جواب: آنکہ درنیکی یاری تو کند، وازبدی ترامانع آید۔



فرہنگ

الف

آغا	جناب
آسیب	تکلیف
آرید	لے کر آؤ
آب	پانی
آفتابہ	لوٹا
آرد	لاتا ہے
آہار	ماوا، چکنائی
آغازادہ	صاحبزادہ
آتشگیر	چمٹا
آویختن	لٹکانا
آویخت	لٹکا دیا
آموخت	سکھایا
آفرید	پیدا کیا
آثار	سیر (وزن برابر کیلو)
آزار	تکلیف
آدم	کوئی آدمی
آشفتہ	پریشان حال
آوردہ اند	ذکر کیا ہے
آہن	لوہا
آیا	کیا
آہ و نالہ درکشید	رویا پیٹا
آزارد	تکلیف پہنچانا
آفریں آفریں	شاباش شاباش
افتد	اٹھتا ہے

اخوند	استاد
آدم	کوئی بھی آدمی
استادہ	کھڑا ہے
ازردگی	رنجش
از جان بہ تنگ آموز	جاں سے تنگ آ گیا ہوں
آں	وہ (آدمی کے لئے)
او	وہ (چیز کے لئے)
ایں	یہ
اُرک	قلعہ
ارزانی	سستا ہونا
ارزاں	سستا
اکنوں	ابھی
اینک	ابھی ابھی
استخواں	ہڈی
اش	اس کی
او	وہ
اینک	دیکھو
اشتہا	خواہش
الطاف شما کم نہ شود	آپ کی مہربانیاں کم نہ ہوں (یہ جملہ شکریہ کے موقع پر بولا جاتا ہے)
اندازید	ڈال دو (انداختن سے)
انگشتری	انگوٹھی
ابر	بادل
اعرابی	بدو

اثنا	درمیان
انداخت	ڈالا
اسامی	اسم کی جگہ نام کے معنیٰ میں
البتہ	لازمی طور پر، ضرور، شاید، ممکن ہے
استادہ کرد	کھڑا کر دیا
اجل	موت
احمال	برداشت
ابلہ	بیوقوف
افگنی	پھینکتے ہو
اندازم	ڈالتا ہوں
انداختی	تو نے ڈالا
ازدحام	بھیڑ
ایشاں	یہ لوگ
افشا	ظاہر کرنا
افزونی	اضافہ
اخلاط	ملے جلے
انجامد	انجام پاتا ہے
احیان	اوقات
افزوں	زیادہ
اختر	ستارہ
اسپ	گھوڑا
اندک	تھوڑا
انگشت	انگلی
الحاح	اصرار
اصطبل	گھوڑا باندھنے کی جگہ

ایں طور	اس طرح
اندام	جسم
امروز	آج
افتاں وخیزاں	گرتے پڑتے
املا نوشتن می توانی	کیا املا لکھ سکتے ہو
از بر کردن	یاد کرنا
اندک	تھوڑا
آگہی	

بالا	اوپر
باز	دوبارہ
باش باش	ٹھہر ٹھہر
بہی	امرود کی طرح کا ایک پھل
بکار ندارم	مجھے کوئی ضرورت نہیں
بیلا	گلنار، انار کی قسم کا درخت
بندہ کارد دارم	بندہ کے پاس چاقو ہے
بہم رسانیدن	مہیا ہونا
باک	ڈر
برآمدن	نکلنا
برادر	بھائی

برخیز	اٹھ جاؤ
برداشت	اتار دو
بہشت	جنت
بینند	دیکھتے ہیں
بست	باندھ دیا
بردن	لے جانا
بازیافت	لوٹ گیا
بہ اثبات رسید	ثابت ہوگیا

برہم	ناراض
بدر	باہر
بسیار	بہت
بینی	ناک
برکندن	اکھاڑنا
بازی نہ یابم	کھیل نہ جیتوں
بخشیدن	عطا کرنا
بست	بیس
بچشم	حکم سر آنکھوں پر
برآمدن	باہر آنا
بگو	کہو
بازی	کھیل
بازی مکن	کھیل مت کرو
بگیر	لے لو، پکڑ لو
برخاستن	اٹھنا
برخاست	چھٹی

بےباک	نڈر
بلدنہ بودم	واقف نہ تھا
بزرگ	بڑا
بندد	باندھتا ہے
بگی	بگھی
بقچہ	گھڑی
بند	کمر بند
بانات	ایک قسم کا اونی کپڑا
بویش کنید	اس کو سونگھو
بُز	خصی، بکرا
باران	بارش
بالین	تکیہ
بوزنہ	بندر
باریدن	برسنا
برق	بجلی
بارد	برستا ہے
بار	بوجھ
بہ آب می کشم	دھولوں گا
بیروں	باہر
بے قیاس	بے اندازہ
برد	لے گیا
بقال	سبزی فروش
بےداد	ناانصافی
بلے	ہاں

بدیں	بایں کے معنی میں یعنی اس سے
باور	یقین
بام	بالاخانہ
بنگل	جہاز کی وہ جگہ جہاں قطب نما رکھتے ہیں
بیشتر پرخار	کانٹوں بھرا جنگل
بیابان	جنگل
بادہ	شراب
بریدن	کاٹنا
برد	کاٹا
بہ	بہتر
باید	چاہیے
بداں	برے لوگ
بادیہ	جنگل
بنشیں	بیٹھو
باہم	ساتھ
بحضورتو	تمہارے سامنے
باید شد	رہنا جائے
بدی	برائی
بخت وری	خوش نصیبی
برو	جاؤ
بسرانگشت	ہاتھ سے

پ

پیراہن	کرتا

پائیں	نیچے
پشیں	آگے
پوستین	بال والے کھال کا چوغہ
پری روز	پرسوں
پری پری روز	نرسوں (تیسرادن)
پایاں روز	تیسرادن
پس فردا	آئندہ پرسوں
پس پس فردا	آئندہ ترسوں
پاسے (پاس)	حصہ، پہر
پس آمدن	واپس آنا
پس	پیچھے
پوش	پہنو
پاک کن	صاف کرو
پشت	پیچھے، پیٹھ
پرسیدن	پوچھنا
پا	پیر
پنج	پانچ
پیش خدمت	خدمت گار، غلام
پاشیدن	جھڑکنا
پارہ شد	پھٹ گئی
پیش از شام	شام سے پہلے
پند نمودن	نصیحت کرنا
پیش برد	سامنے رکھا
پرہیز	پرہیز، بچاؤ
پوشیدہ ماند	چھپی رہے گی
پیرایہ	سجاوٹ

پیچیدن	باندھنا
پیش کن	بھیڑ دو
پیشک	بلی
پہ پہ	واہ واہ
پروا	بلند، اونچا قد
پوشیدن	پہننا
پوست	کھال
پشیمان	شرمندہ
پیر	بوڑھا
پشہ	مچھر
پندار	واقفیت، دعویٰ
پسر	بیٹا
پیری	بڑھاپا
پارسا	نیک، خداترس
پروانہ	کیڑا، پتنگا
پیرزن، پیرزال	بوڑھی عورت
پیش گرفت	اختیار کیا
پاپوش	جوتا
پنداشتن	جاننا

ت

تابستاں	گرمی
تفرج	تفریح
تاتواند	جہاں تک ہو سکے
توانیدن	کرسکنا

ترسیدن	ڈرنا
تپ کردن	بخار آنا
تکانیدن	جھاڑنا
تنک	تھوڑا
تکمہ	بٹن
تہ نشیں شد	نیچے بیٹھ گئی
ترش	کڑوا، تلخ، کھٹا
تابد	چمکتی ہے
تبسم کرد	مسکرایا
تہنیت	مبارکباد پیش کرنا
تعزیت	پرسا دینا، تسلّی دینا
تقصیر	غلطی
توانگر	مالدار
تفاوت	فرق
تناول نمود	کھالیا
تعاقب کردن	پیچھا کرنا
تراشید	کاٹ دیا
تازیانہ	کوڑا
تاسف	افسوس
تیرہ	تاریک
تامل	غور وفکر
توانیدن (تواں)	سکنا
تزاید	زیادہ
تلخ گو	سخت بات کرنے والا
تکذیب	جھٹلانا
تصمیم	پختہ ارادہ

تہی	خالی
تہور	بہادری
تمسک	دستاویز
تبسم نمود	مسکرایا
تا	جب تک
تواں کرد	کر سکا
تندخو	بداخلاق
ترش رو	بڑا سخت مزاج
تاوان	بدلہ
تحمل	برداشت
تعجیل	عجلت، جلدی

ث

ثمر	پھل

ج

جزودان	بستہ
جا (جائے)	جگہ
جہاز دودی	دھوئیں والا جہاز
جاروب	جھاڑو
جنبانیدن	ہلانا
جنبد	ہلتا ہے
جہل	نادانی، جہالت
جور	ظلم
جہاں گرد	دنیا میں سیر کرنے والا
جویم	تلاش کر رہا ہوں

جہدنما	کوشش کر
چندم	کون سا
چرک	میلا
چپ	بایاں
چہ کارہ است	کیسا آدمی ہے
چابک	چھڑی
چرا	گرمی
چوں	جب
چپ	بائیں
چاردہ	چودہ
چہ قدر	کس قدر
چوب	لکڑی
چگونہ	کس طرح
چندتا	کتنے عدد
چہار	چار
چاشت	ناشتہ
چلم	حقہ دان
چاہ	کنواں
چیدہ	چن کر
چہاردہم	چودہویں
چکیدن	بہنا، ٹپکنا
چناں	جس وقت
چنیں	ایسا
چشم	آنکھ

چریدن	چرنا
چنگ	چنگل
چہ ساں	کس طرح
چناں کہ	جس طرح

ح

حرف زدن	بات کرنا
حیف	افسوس
حالا	ابھی
حسب دلخواہ	طبیعت کے مطابق
حیلہ	بہانہ
حشمت	خدمتگار لوگ
حاذق	ماہر
حذر	بچاؤ

خ

خم شدن	جھک جانا
خیر دیگر است	نہیں اور
خرمن	کھلیان
خروس	مرغا
خیلے	بہت
خواندن	پڑھنا
خندہ کردن، خندیدن	ہنسنا
خطا کردن	پھسلنا

خوش آمدید	آنے والے مہمان کو خوش آمدید وصفا آوردید کہا جاتا ہے اور مہمان اس کے جواب میں خوش یافتم کہتا ہے۔
خفتان	انگریزی کوٹ
خیاط	درزی
خواہم	چاہتا ہوں
خُم	مٹکا
خام	کچا
خواب گرفت	نیند آگئی
خنجر	تلوار
خون ریز	خون بہانے والا
خندیدہ می آید	ہنسی آتی ہے
خشم	غصہ
خودم	اپنے آپ
خجل	شرمندہ
خواست	چاہا
خورد	چھوٹا
خودش	خود
خواستن	چاہنا
خوش آمد	اچھا لگتا ہے
خوار	ذلیل
خودستائی	اپنی تعریف
خواجہ	آغا
خداترس	خدا سے ڈرنے والا
خواست	چاہتا ہے

خوشنود	خوش
خسپ	سوجاؤ
خفت	سوگیا
خاطر جمع شد	اطمینان ہوگیا
خریدن	خریدنا
خاطر جمع دارید	مطمئن رہو
خون بہا	خون کا بدلہ
خسک	چھوٹا تنکا
خیال خام	کچا خیال
خیرہ	بے نور
خوشتر	بہتر

د

وازدہ	بارہ
داغ گرد	خاک کا دھبہ
دریدہ می رود	پھٹی جارہی ہے
دہ	دس
دزد	چور
دم بخود	خاموش
دقیقہ	منٹ
دولت خانہ	گھر
دوتا	دوعدد
دانی	تم جانتے ہو
دستمال کرپاسی	سوتی رومال
دیگدان	چولہا
دودے کردہ	سلگا کر

دست ہم کانہ کردہ ام	ابھی بوئی بھی نہیں کی
دویدن (دود)	دوڑنا
دہن	منہ
دیدہ	آنکھ
دویدہ	دوڑ کر
دروں	اندر
رسید	آ گیا
دستار	عمامہ
دنداں	دانت
دارد	رکھتا ہے
(او) دارد	اس کے پاس ہے
دادہ	دے کر
درشت	سخت
داشتن	رکھنا
درپئے شدن	درپہ ہونا
دیگراں	دوسرے لوگ
دل درغلام بستر بود	دل غلام میں اٹکا ہوا تھا
دیوان	دفتر
دشنام	گالی
دروغ	جھوٹ
درآویخت	چمٹ گیا
داد	انصاف، بدلہ
دانست	جان گیا
درآید	آ کر گرا
دوش	کاندھا
دروغ گو	جھوٹا

دانشمند	عقلمند
دزدیدن	چوری کرنا
دراز	لمبا
دہقاں	کسان
دادخواہ	انصاف چاہنے والا
درچند مایۂ فرصت	تھوڑی فرصت میں
درگذشت	معاف کیا گیا۔
دام	قرض

ذ، ر

ذی حیات	جاندار
ریش	داڑھی
رو	چہرہ
رویت	تمہارا چہرہ
روز آزادی	چھٹی کا دن
رواں کن	یاد کرو
راست	دائیں، سچا سچ
را	کو
ریختی	گرانا
رفت	جانا
ریزہ ریزہ	چور چور
رخت	کپڑے (سامان)
روغن بستہ شد	گھی جم گیا ہے
اَیزد	گر جائے
ریز	ڈال دو
رعد	گرج

روبروئے من	میرے سامنے
راہ غلط کروم	میں راستہ بھول گیا
رسن	رسّی
راستی بازی	سچائی
روزگار	زمانہ
ریاست	سرداری
رہزن	ڈاکو
رائیگاں	ضائع

زود	جلدی
زمستان	جاڑا
زیر	نیچے
زیرچوبش می کشد	اپنی لکڑی کے نیچے کھینچ رہا ہے (مارتا ہے)
زن	عورت
زیرجامہ	پاجامہ
زغال	کوئلہ
زیستن	زندہ رہنا
زیرا کہ	کیوں کہ
زنجیرخانہ	جیل
زاغ	کو
زدن گرفت	مارنے لگا
زدن	مارنا
زراعت	کھیتی
زمام	لگام

زیبا	مناسب
زک	تکلیف
زشتی	سختی
زمزمہ سرایاں	گویئے
زنہار	کبھی
زین	یعنی گھوڑے کی پیٹھ پر رکھنے والی چادر یا بستر
زبان کشودہ	اعلانیہ
زیاں	نقصان
زال	بوڑھی عورت

س

سگ	کتا
ساعت	گھڑی
سرطاقچہ	الماری
سوداگری	تجارت
سرمشق	کاپی، نوٹ بک
سواد	استعداد
سربہ کف	ہتھیلی میں سر رکھ کر یعنی خطرہ مول لے کر
سمند	زردی مائل گھوڑا
سائیس	گھوڑے بان
سبزہ	سفید رنگ کا گھوڑا
سقا، سقہ	پانی بھرنے والا
ستان	لے کر آؤ
سی	تیس

سرمو	بال برابر
سُرب	سراب
سرفتیلہ راپیش کن	بتی ابھاردو
سیاہ	کالا
سبز	ہری، ہریالی
سیلی	طمانچہ
سرودکہنہ	پرانا گانا
سرائیدن گرفت	گانے لگا
سپردن	حوالہ کرنا
سربالاکرد	سراٹھایا
سوداگر	تاجر
ستود	تعریف
سدّ راہ	راستہ روک کر
سود	فائدہ
ساغر	شراب کا پیالہ
سخن	بات
سخن کردن	بات کرنا
سپار	سپرد کردد
سعی	کوشش
ساخت	بنایا
سرنگوں	جھکا
سرّ	بازار
سازد	بناتا ہے
سوگند	قسم
سبو	صراحی
سیاست	سزا

سرود	گانا
سخن می گوید	بات کرتا ہے
سوختہ شد	جل گیا
سرمی داد	چھوڑ دیتا تھا
سپس آن	اس کے بعد

ش

شہابہ	ٹوٹا ہوا تارہ
شش	چھ
شستہ	دھوکر
شانہ	کنگھی
شلاق	گھونسہ
شب ماہ	چاندرات
شبانہ روز	رات دن
شصت	ساٹھ
شل	کیچڑ
شکستہ	ٹوٹی ہوئی، ٹوٹ گئی
شام	رات کا کھانا
شیر	دودھ
شفق ہم طرف شدہ	شفق یعنی وہ سرخی جو سورج غروب ہونے کے بعد آسمان پر ہوتی ہے وہ بھی غائب ہوگئی
شب تار	اندھیری رات
شمعدان	چراغ دان
شناسد	پہچانتا ہے

شادی	بندر
شاخ	سینگ
شتر	اونٹ
شمشیر	تلوار
شکم	پیٹ
شب افروز	رات کو روشن کرنے والا
شمرد	شمار کیا
شغل	کام
شگفتہ روئی	ہنس مکھ رہنا
شفایابم	اچھا ہو جاؤں گا
شتابی	جلدی
شصت	ساٹھ
شناختہ شود	پہچانا جاتا ہے

ص، ض، ط

صرف	خرچ
صراف	سکہ بدلنے والا، مہاجن
صلاح	مشورہ
صدا کردن	آواز دینا
صاعقہ	بجلی
صفاہانی	اصفہانی (ایران کے شہر اصفہان کی طرف نسبت)
ضرر	تکلیف
طورے کہ	جس طرح
طوطی وار	طوطے کی طرح

طوطی وار از بر کردن	رٹنا
طنبور	باجہ
طعام	کھانا
طفلی	بچپن

ع، غ

عمل آرم	عمل کروں گا
عرض کنم	پیش کروں گا
عیال	بال بچے
عرق	پسینہ
علوفہ	چارہ
عجب	تعجب
عنان	باگ
عرض نمود	پیش کیا
عطار	عطر فروش
عیب جوئی	عیب ڈھونڈنا
عسل	شہد
غلیظ	گاڑھی
غوغا	شور
غارت بردند	لوٹ لیا، برباد کر دیا

ف

فہمیدن	سمجھنا
فہمیدہ	سمجھ کر

اترنا

فرودآمدن	
فروختن	فروخت کرنا، بیچنا
فنجان	چائے کی پیالی
فیروزہ	ایک قسم کا موتی
فرش خواب	بستر
فرستادن	بھیجنا
فروریختن	اتر جانا

فریفتہ	دھوکہ کھایا ہوا
فیل	ہاتھی
فرمود	فرمایا
فراواں	زیادہ
فروخوردہ	دبا کر، دور کر کے
فروریخت	پھینک دیا
فراموش کرد	بھول گیا

قمچی	چھڑی (جس کو استاذ اپنے پاس رکھتا ہے)
قفس	پنجرا
قدرے	تھوڑا سا
قُلب	کھوٹا
قنادی	مٹھائی سازی، حلوائی کا کام
قاش زین	زین کا چھجہ
قلمکار	چھینٹ

قیماق	بالائی
قلیاں	حقہ
قتی	ڈبیہ
قدم بردارید	قدم بڑھاؤ
قلادہ	گردن کا ہار
قبول نما	مان لو
قدوم	تشریف آوری
قدح	پیالہ

ک

کبود	نیلا، آسمانی رنگ
کے	کب
کدام	کون سا، کون
کندن	اکھاڑنا
کوز	کبڑا
کج	ٹیڑھا
کدخدا شدہ	شادی شدہ ہے
کشور	ملک
کفش	جوتا
کمیت	چتکبرا (یعنی جس کا رنگ سرخ مائل بہ سیاہی ہو)
کاسہ	پیالہ
کارد	چاقو

کہ	کس نے، کون کس شخص نے
کلاہ	ٹوپی
کشد	کھینچتا ہے
کثیف	گندہ
کرسی	پیڑی
کوچک	چھوٹا
کشادن	کھولنا
کس	کسی نے
کش	کھینچو (نکالو)
کلید	چابی، کنجی
کو، کجا	کہاں
کاہ	گھاس
کشتن	کھیتی کرنا
کشت زار	کھیت
کشودہ	کھول کر
کُشتن	مارنا، قتل کرنا
کوچہ	گلی
کوچہ بہ کوچہ	گلی گلی
کف	ہتھیلی
کشیدن	کھینچنا
کیسہ	تھیلی
کور	اندھا

گ

گندم	گیہوں
گریختن	بھاگنا
گریخت	بھاگ گیا
گریزد	بھاگتا ہے
گریست	رویا
گرید	روتا ہے
گریہ	رونا
گاہے	کبھی کبھی
گرسنہ (گرسنگان)	بھوکا
گوشمال	کان پکڑ کر سزا دینا
گوسفند	بکری
گربہ	بلّی
گرگ	بھیڑیا
گیاہ	گھاس
گازر	دھوبی
گاؤ	گائے
گوئے	گیند
گرانی	مہنگائی
گاہ گاہ	کبھی کبھی
گرمی	غصہ
گردان	الٹ دو
گذار	چھوڑ دو
گوش	کان
گویند	کہتے ہیں

گل	بتی کا جلا ہوا حصہ
گزیدن	کاٹنا
گلبن	شاخ
گورستان	قبرستان
گور	قبر
گفتہ اند	کہا ہے
گریبان	کرتے کا وہ حصہ جہاں بٹن لگاتے ہیں
گدائی	فقیری
گشت	گھمایا
گسترد	بچھاتا ہے
گرداب	بھنور

لرزۂ نوبت	باری کا جاڑا
لت زدہ براند	مار کر بھگا دیا
لبادہ	روئی کا چوغہ
لب فرو بستند	خاموش ہو گئے
لک	لاکھ
لگن	شمعدان

مو (جمع موہا)	بال
مرکب	روشنائی
محنت کش	محنتی
مردم	لوگ

مواجب	تنخواہ
میل	خواہش
منقل	انگیٹھی
مقوی	کتاب کی جلد
مرکب وامی کشد	روشنائی کو چوستا ہے
منازعت	جھگڑا

مہمیز	ایڑ
ماست	دہی
میل بفرمائید	نوش فرمائیے
متنبہ	آگاہ
ماندن	رہنا
مبادا	ایسا نہ ہو
مناقشہ	جھگڑا
محو	نہ تلاش کرو
مہ	چاند
مصاحبت	ساتھ رہنا
موجب	سبب
مکنت	قدرت
مایہ	پونجی
مداوا	علاج
مدارات	خاطر تواضع
مثقالی	کانٹے والی
محکم	مظبوط
مسخرہ	ایسا شخص جو بہت مذاق کرتا ہو

منجم	نجومی (جو ستاروں کو دیکھ کر آئندہ کی باتیں بتاتا ہے۔)
منقار	چونچ
مرغ	پرندہ
مرگ	موت
موشک	چوہیا
مہیب	خوفناک
مصور	تصویر بنانے والا
ما	ہم
میان	درمیان
مقراض	قینچی
محقر	حقیر
مفلس	غریب
مطرب	گویا
مُرد	مرگیا
مردن	مرنا
متاع	سامان
معمار	مستری، راج
ملاّح	کشتی چلانے والا
معمہ	پہیلی
متغیر	بدلا ہوا
مے	شراب
منوال	طریقہ
نیم	آدھا

نہار	صبح صبح
نہ خورید	مت کھاؤ
نگہدار	خیال رکھو
نوآموز	نیا طالب علم
نہد	رکھتا ہے
نہم	رکھتا ہوں
نہادن	رکھنا
نہانی	پوشیدہ
نوش جان فرمائید	تناول فرمائیں
نبات	شکر، چینی
نافہ	مشک کی وہ تھیلی جو ہرن کے پیٹ سے نکلتی ہے
نقرہ	چاندی
ناوہ	پرنالہ
ندیم	دوست
نارنج	سنترہ
نقاش	نقشہ بنانے والا
نمائی	دکھاؤ
نزد	نزدیک
نان	روٹی
نزار	کمزور
ناکردنیہا	نہیں کرنے والی چیزیں
ناگاہ	اچانک
نہ باشد	نہیں ہونا
نقیض	ضد
نقض	توڑنا
نالش	شکایت

نوشتن	لکھنا
نمود	کھایا
نان سوختہ	سوکھی روٹی
ناچار	مجبور
نشستہ	بیٹھا ہوا
نشستن	بیٹھنا
ناگزیر	ضروری
نواحی	اطراف
نادان	بیوقوف
ننگ	شرم
نمائش عیب	عیب ظاہر کرنا
نجیب	شریف
نیکاں	نیک

واشدن	کھلنا
والّا	ورنہ
واجب	بالشت
وارد شد	آیا
وے	وہ
واردات	واقعات
وبال جان	مصیبت
وفا کردن	پورا کرنا

ہرگاہ	جب کبھی

ہنوز	ابھی تک
ہم	بھی
ہمین	یہی
ہرزہ	بیکار
ہفت	سات
ہیچ	کوئی
ہمہ	سب
ہمچو	اس طرح کا
ہمان	وہی
ہمہ شان	سب لوگ
ہم پائے	ساتھ
ہیجدہم	اٹھارہواں
ہماں وقت	اسی وقت
ہزیمت	شکست
ہیچ	کچھ بھی
ہماں دم	اسی وقت
ہوائے نفس	نفس کی خواہش،طبیعت
ہرکرا	جس کو بھی

ی

یاد نہ گرفتہ ام	میں نے یاد نہیں کیا ہے
یافتن	پانا
یک حرف دارم	ایک بات کہنی ہے
یابو	ٹٹو
یک دیگر	ایک دوسرے کے/کو

حواشی

بالا،اوپر۔ پائیں، ینیچے۔ کے،کب ۔خم شدن، جھک جانا۔ واکردن،کھولدینا۔ ازسر،شروع سے۔،
ں کردن،سننا۔

یادت، تیری یاد۔ زود باش،جلدی کر۔ پریدن، (مصدر سے) اڑنا۔ چپ، بایاں۔
بازگو،دوبارہ کہہ۔ سَرمشق،خوشخطی والی کاپی، (وہ کاپی جس کو دیکھ کرخوشخطی کی مشق کی جاتی ہے) باش
،ٹھہرٹھہر،رک رک، رہ رہ، چہ۔کارہ است، کیسا آدمی ہے۔ خیر دیگرست،نہیں اور ہے۔ بکارندرارم،
کوئی ضرورت نہیں رکھتا ہوں۔ کبود، بیلا گلنا، انار کی قسم کا درخت ہے جس کے پھول بہت سرخ ہوتے
۔ نارنجی، نارنگی۔ اودارد،اس کے پاس ہے۔

بندہ کارددارم ، بندے کے پاس چاقو ہے۔ خروس،مرغا۔ یابو،ٹٹو،خر، گدھا۔ خرمن، کھلیان۔ قچی،
چھڑی کو کہتے ہیں جو استاد اپنے پاس رکھتے ہیں۔ ایں از کیست، یہ کس کی ہے۔ بہی، امرود کی طرح
ک پھل۔ بہم رسیدن،مہیا ہونا۔

ساعت، گھڑی۔ چند ساعت روز برآمدہ، دن نکلے ہوئے کتنی دیر ہوئی۔ قفس، پنجرا۔ مرغ، پرند۔
ں الحان، اچھی آواز والا ۔ پوستین، بالوں دار کھال کا چوغہ۔ دوتا، دوعدد۔ چرک، میلا۔ گازر، دھوبی۔ بہ
ب می کشم، دھولوں گا، ارک، قلعہ۔ طنبور، باجہ۔ شاخ، سینگ ۔ چندم، کون سی ۔

چابک ، چھڑی۔ ہمہ شاں، سب ۔ باک، ڈر، پروا، بلند، اونچا قد۔ ریش، ڈاڑھی۔ کفش، جوتا۔
م، اپنے آپ ۔ بخدا، خدا کی قسم ۔ راہ غلط کردہ ام، میں راستہ بھول گیا۔ سرگرداں، پریشان ہونا۔ خستہ،
ہوا۔ بار، بوجھ۔ خیلے، بہت ۔ روزنامچہ، حساب کا رجسٹر۔

بدبدہ ، نادہند، بری طرح دینے والا۔ بدگیر، بری طرح لینے والا۔ صبح بزود، بہت سویرے۔
ہش می گیرم، اسکو راستہ میں پکڑلوں گا۔

زنجیرخانہ، جیل خانہ۔ ہمپا، ہمراہ۔ ساتھ پے کار، کام کیلئے۔ پیش خدمت، خدمتگار۔ کے می بینم،
لب ملوں گا۔ چہ طور، کس طرح۔ گوئے، گیند۔ ربودی، لے جاؤ گے۔ آب می بارد، پانی برس رہا ہے۔

دیروز، گذشتہ کل۔ پریروز، پرسوں۔ پری پریروز، ترسوں۔

شب ماہ، چاندرات۔ شہابہ، ٹوٹا ہوا تارا۔ پایاں روز، تیسرا دن۔ اینک، ابھی ابھی۔ زمستان، جاڑے کا موسم۔ تابستان، گرمی کا موسم۔ شانہ، کنگھی۔ کثیف، میلا۔ داغ گرد، خاک کا دھبہ۔ پاک کن، صاف کر۔

گرمی، غصّہ۔ جزوداں، بستہ۔ روز آزادی، چھٹی کا دن۔ دریدہ می رود، پھٹی جاتی ہے۔ مقوی، کتاب کی جلد۔ افتاں وخیزاں۔ گرتے پڑتے۔ املا نوشتن، املا لکھنا۔ ہنوز یاد نہ گرفتہ ام، ابھی تک میں نے یاد نہیں کیا ہے۔ رواں کن، یاد کر۔ بچشم، یعنی بسروچشم، یہ اس وقت بولا جاتا ہے جب کسی کام کے کرنے کا اقرار کیا جاتا ہے۔

پیش ویش، آگے پیچھے۔ راست وچپ، دائیں بائیں۔

تفرج، تفریح۔ ہرزہ، بیکار۔ روئے ورق بگرداں، ورق الٹو۔ طوطی از بر کردن، رٹنے سے۔

آغاز ادہ، صاحبزادہ۔ پشت سرم، میرے سر کے پیچھے۔ وقت برخاست، چھٹی کا وقت۔ ایں از کیست، یہ کس کی ہے۔

کرسی، پٹری۔ مرکب، روشنائی۔ غلیظ، گاڑھی۔

آہار، ماوا، چکنائی۔ مرکب رامی کشد، روشنائی کو چوستا ہے۔ آبگی، پیالی۔ شلاق کردن، گھونسہ مارنا۔ بازی کھیل۔

عرض کردن، پیش کرنا۔ سواد، استعداد۔ حرف زدن، بات کرنا، قبلہ خیر، اے جناب نہیں۔ یکدست، فوراً۔

کارد، چھری، چاقو۔

منازعت، جھگڑا۔ بے باک، نڈر۔ والا، ورنہ۔ غوغا، شور۔ دم بخود نشستن، خاموش بیٹھنا۔ پسرہ کثیف، گندہ لڑکا۔

بالا، اوپر۔ پائیں، ینیچے۔ پاپت، تیرا پیر۔ خطامی کند، پھسلے۔ چندتا، کتنے عدد۔ کدا خدائی، بیاہ۔ پدرزن، خسر۔

خالم، میرا ماموں۔

لرزۂ نوبت، باری کا جاڑا۔ عرق، پسینہ۔ تیمارداری، مریض کی دیکھ بھال۔ دقیقہ، منٹ۔ ساعت، گھنٹہ۔ شبانہ روز، دن رات۔ خوش آمدید، آنیوالے مہمان کو ''خوش آمدید'' اور ''صفا آوردید'' کہا جاتا ہے، مہمان جواب میں ''خوش یافتم'' کہتا ہے۔ دولت خانہ، گھر۔ بلد نبودم، میں واقف نہ تھا۔ نصیب اعداد، تمہارے دشمنوں کو ہو۔ رخت خواب، بستر۔ حیف، افسوس۔ از بازار فہمیدم، میں نے بازار میں

ا،سنا۔حرف زدن، بات کرنا۔

فرداروز،کل دن میں۔جہاز دودی، دھوئیں والا جہاز۔وسعت، گنجائش۔سر بکف روند، ہتھیلی
ھ رکھ کر جاتے ہیں۔اگر منزل بمنزل گردید، اگر ہر ایک منزل پر ٹھہرو۔سرڈاک، ڈاک کے راستہ
۔عیال، بال بچے۔قنادی، مٹھائی سازی۔صفاہان، اصفہان، ایران کا مشہور شہر ہے۔آدم، کوئی بھی
ں۔کشور، ملک، ولایت۔پیش خدمت، خدمتگار۔خادم۔۔صراف، وہ شخص جو سکے بدلتا ہے۔

قلب، کھوٹا۔مواجب، تنخواہ۔رخت، کپڑے۔شہریہ، ماہواری تنخواہ۔جاروب، جھاڑو۔تکانندن،
رنا۔تنک، تھوڑا۔شل، کیچڑ۔سائیس۔گھوڑے کا نگہبان۔بگی، بگھی۔سمند، زردی مائل رنگ کا گھوڑا۔قاش
، زین کا چھجا۔کمیت، چت کبرا، وہ گھوڑا جس کا رنگ سرخ مائل بسیاہی ہو۔سبزہ، سفید رنگ کا گھوڑا۔
ر، ایڑ۔بقچہ، گھڑی۔قلمکار، چھینٹ۔خفتان، نگریزی قسم کا کوٹ جو قبا کے اوپر پہنتے ہیں۔بانات، ایک قسم
نی کپڑا ہے۔تکمہ، گریبان کا بند۔بند، کمر بند۔زیرخامہ، پاجامہ۔پارہ شدہ، پھٹ گئی۔خیاط، درزی۔

دستمال کرپاسی، سوتی رومال۔چاشت، ناشتہ۔اشتہا، خواہش۔شام، رات کا کھانا۔میل، خواہش۔
ت، دہی۔، قیماق، بالائی۔کاسہ، پیالہ۔روغن بستہ شدہ، گھی جم گیا ہے۔دیگدان، چولھا۔زغال،
ہ۔منقل، انگیٹھی۔آتشگیر، چمٹا۔فنجان، چائے کی پیالی۔شیر، دودھ۔نبات، چینی۔میل بفرمائید، نوش
یئے۔الطاف شما کم نشود، آپ کی مہربانیاں کم نہ ہوں، (یہ جملہ شکریہ کے موقع پر بولا جاتا ہے)۔قلیاں،
۔دودے کردہ، سلگا کر۔

دست ہم نکردہ ام، میں نے ابھی بونی بھی نہیں کی ہے۔بویش کنید، اس کو سونگھو۔قتی، ڈبیہ۔بآرزومی
شوق سے لے جائیں گے۔ترازوئے مثقالی، کانٹا۔نافہ، مشک کی تھیلی جو ہرن میں سے نکلتی ہے۔
وئے، بال برابر۔سراب، رنگ۔شفق، ہم طرف شدہ، وہ سرخی جو آسمان کے کنارے پر ظاہر ہوتی ہے
ں غائب ہوگئی۔

گل، بتی کا جلا ہوا حصہ۔سرفتیلہ را پیش کن، بتی اُبھار دو۔بدر، چودہویں رات کا چاند۔شب تار،
یری رات۔

فرش خواب، بستر۔پائیں، پائنتی۔پاس، پہر، جو تین گھنٹے کا ہوتا ہے۔بالیں، تکیہ، سرہانہ۔پیش
ں، بھیڑ دو۔

پارہ، ٹکڑا۔چیزے نوشتن دارم، کچھ لکھنا ہے۔پشک، بلی۔موشکے، چوہیا۔کنجشک، چڑیا۔

صدا، آواز، گونج۔آشنا شدہ، ہل گیا ہے۔گُرگ، بھیڑیا۔شادی، بندر۔بتکاں، جھاڑ دو۔

بوزنہ فارسی کتابی ست، یعنی عام بول چال میں بندر کو شادی کہتے ہیں اور بندر کی کتابی فارسی بوزنہ ہے۔

خندہ می آید، ہنسی آتی ہے۔البتہ، یقیناً۔نادہ، پرنالہ۔بدرو، قوس قزح، دھنک۔

پہ پہ، واہ واہ۔مہیب، خوفناک۔آسیب، تکلیف گلبن، شاخ۔ثمر، پھل۔

دویدہ، دوڑ کر۔قدم بردارید، قدم بڑھاؤ۔اینک، دیکھو۔دررسید، آ گیا۔لبادہ، روئی کا یا کسی موٹے کپڑے کا چوغہ۔مسخرہ، ایسا شخص جو بہت مذاق کرتا ہو اور ہر وقت لوگ اس سے ہنستے رہتے ہوں، بادشاہوں کی خاص عادت تھی۔

کہ وہ اپنے ساتھ مسخروں کو رکھا کرتے تھے۔تبسم کرد، مسکرایا۔مصور، تصویر بنانے والا۔تہنیت، مبارکباد دینا۔

تعزیت، پُرسا دینا۔

سوال کرد، مانگی۔افلاطون، یونان کا رہنے والا مشہور حکیم ہے۔مدح، تعریف میں اشعار کہنا۔ہجو، مذمت میں اشعار کہنا۔بمیری، تو مرے گا۔مرثیہ، وہ اشعار جو کسی کے متعلق اس کے مرنے کے بعد کہے جاتے ہیں۔دستار، عمامہ۔گورستان، قبرستان۔

سیلی، طمانچہ۔ریش، داڑھی۔تقصیر، خطا، کوتاہی۔جلاد، وہ شخص جو کوڑے لگانے پر مقرر ہو۔روبروئے من، میرے سامنے۔

ندیم، دوست۔اگر مردی، اگر تو ہمت والا ہے۔منجم، نجومی، جو ستاروں کو دیکھ کر آئندہ کی باتیں بتاتے ہیں۔

اقارب، رشتہ دار۔خشم، غصہ۔

مسکین، غریب۔توانگر، مالدار۔وجب، بالشت۔تفاوت، فرق۔تناول نمود، کھالیا۔

اعرابی، بدو۔واردشد، آیا۔ارزاں، سستا۔قلادہ، گردن کا ہار۔شب تار، اندھیری رات۔سبو، صراحی۔

دوش، کاندھا۔ہماں وقت، اسی وقت۔شمشیر، تلوار۔

نقاش، نقشہ بنانے والا۔اثناء، درمیان۔پشہ، مچھر۔دانشمند، عقلمند۔دروغگو، جھوٹا۔کوز، کبڑا۔

مصاحب، ساتھی، ہم نشیں۔می کند، اکھاڑتا تھا۔برکندن، اُکھاڑنا۔سیاست، سزا۔صاحب اسپ، گھوڑے والا۔

دُزد، چور۔رسن، رسی۔تعاقب کردن، پیچھا کرنا۔اصطبل، اس جگہ کو کہتے ہیں جہاں گھوڑے باندھے جاتے ہیں۔اندک، تھوڑا۔

تیمور لنگ، ہندوستان کے مغل بادشاہوں کا سب سے پہلا بادشاہ، چونکہ لنگڑا تھا اس لئے اس کو لنگ کہا جاتا ہے۔

مطرب، گویا۔سرور، گانا۔کور، اندھا۔شکم، پیٹ۔کیسہ، تھیلی۔

بازی نہ یابم، میں بازی نہ جیتوں۔اندام،جسم۔ایفائے شرط،شرط کو پورا کرنا۔ آثار،سیر،
، مجبور۔مغل،ترکستان کا رہنے والا۔دانشمند،عقلمند۔

پیر، بوڑھا۔سکندر، یونان کا مشہور بادشاہ گزرا ہے۔محقر،حقیر۔علی الصباح،صبح ،صبح ۔زاغ، کوّا۔
ن، فال۔

زدن گرفت، مارنے لگا۔خداوند، آقا۔آنچہ من یافتم ،یعنی جس طرح میں پٹا تو بھی پٹتا۔

ستود،تعریف کی۔ سحر،صبح۔ دیروز،کل گذشتہ۔ خرد، چھوٹا۔ مقراض،قینچی۔ نیم، آدھا۔ باثبات
، ثابت ہوگیا۔مرغاں، پرند۔منقار، چونچ۔

فریب خوردند، دھوکا کھا گئے۔عادل، انصاف کرنے والا۔صالح، سوداگر کا نام ہے۔مناجات، آہستہ
بات کرنا۔مرگ، موت۔نداء، آواز، پکار۔لقاء، ملاقات۔دہقان، کاشتکار۔سرمی داد، چھوڑ دیتا تھا۔

زراعت،کھیتی۔پوست، کھال۔ہیبت، ڈر۔بانگ زدن، آواز نکالنا۔لت زدہ براند، لاتیں
رکر ہنکا دیا۔نزار، لاغر، کمزور۔الحاح، آہ وزاری۔نہانی، پوشیدہ۔تقریر فرمائید، وضاحت کرو۔معالجہ،
۔زمام، لگام۔سیر، پیٹ بھرا۔گرسنگاں، بھوکے۔ولایت، سلطنت۔ پارسا، نیک۔خداترس، خدا سے
نے والا۔ ناگاہ، اچانک۔ خواجہ، آقا۔ عہد کرد باخدا، خدا سے عہد کیا، یعنی منت ونذر مانی۔ شفا یابم،
ہوجاؤں گا۔

دل درغلام بستہ بود، دل غلام میں بندھا ہوا تھا۔کوُ، کجا۔وفا کردن، پورا کرنا۔متنبہ، آگاہ۔نقض، عہد
ا۔دیوان، دفتر، حاکم۔تہی، خالی۔سرودکنہ، پرانا گانا۔اعتماد، بھروسہ۔تہور، بہادری، زمزمہ سرایاں، گویے۔
، چارہ۔تمسک، دستاویز۔ترانہ، راگ۔بے قیاس، بےاندازہ۔پیرزن، بوڑھی عورت۔

تامل، غوروفکر۔پیش گرفتن، اختیار کرنا۔بقال، سبزی فروش۔دشنام، گالی۔ پاپوش، جوتا۔ نالش،
ت۔ہزیمت، شکست۔

راز، بھید۔ باہم، ساتھ ساتھ۔طمع، لالچ۔حکمت، دانائی۔گرسنہ، بھوکا۔ اعرابی، دیہاتی۔ کنار،
رہ۔بحضورتو، تیرے سامنے۔سر بالا کرد، سر اٹھایا۔کاہ، گھاس۔خانہ خرابی، گھر کی بربادی۔طعام، کھانا۔

عرض نمودند، انہوں نے پیش کیا۔لک، لاکھ۔ اسامی، اسم کی جمع، نام۔محو کردن، مٹانا۔تامل،
وفکر۔ نائب، قائم مقام۔متدین، دیندار۔طمع، لالچ۔نیابت، قائم مقامی۔

حیلہ، بہانہ، تدبیر۔کشت زار، کھیت۔گندم، گیہوں۔فیل، ہاتھی۔دردغ، جھوٹ۔تا، جب تک۔
یقین۔زنہار، ہرگز۔

بخسپ، سوجا۔گسترد، بچھاتا ہے۔خاطر جمع دارید، مطمئن رہو۔استادہ کرد، کھڑا کردیا۔مبادا، نہو۔

دانشمند، عقلمند۔

عطار، عطرفروش۔درآویخت، چمٹ گیا۔تکذیب، جھٹلانا۔مناقشہ، جھگڑا۔حشمت، خدمت گار لوگ۔

ہرگاہ، جب کبھی۔۔زبان بکشودہ، زبان کھول کر، اعلاناً۔حاذق، ماہر۔محل زیاں، بربادی کی جگہ۔مُر، مرسکی، ایک قسم کی دوا جو تلخ ہوتی ہے۔آوردہ اند، لائے ہیں، لوگوں نے بیان کیا ہے۔ پارس، ایران۔تصمیم، پختہ ارادہ۔ رہزن، ڈاکو۔ متاع، سامان۔ داد، انصاف۔معمار، تعمیر کرنے والا۔راج، چنگ، چنگل۔خوں بہا، جان کا بدلہ۔

جہل، نادانی۔بام، بالاخانہ۔لب فروبستند، خاموش ہوگئے۔حلب، ایک ملک کا نام ہے۔ سدراہ، راستہ کی روک۔ غریق، ڈوبا ہوا۔ گرداب، بھنور۔ جور، ظلم۔ زال، بوڑھی عورت۔ احمال، برداشت۔خسک، چھوٹا تنکا۔ابلہ، بیوقوف۔فراواں، زیادہ۔خیال خام، کچا خیال۔صرف، خرچ۔تاسف، افسوس۔درچند مایۂ فرصت، تھوڑی فرصت میں۔درگذشت، گذر گئی۔کف، ہتھیلی۔ملاح، کشتی بان۔

شاہداں، شاہد کی جمع، گواہ۔مدعی، دعویٰ کرنیوالا۔مدعا علیہ، جس پر دعویٰ ہو۔کسی، اس میں یائے مخاطبہ ہے۔

بنکل، جہاز کی وہ جگہ جہاں قطب نمار کھتے ہیں۔دہقان، گنوار۔نہم، نہادن سے مضارع واحد متکلم کا صیغہ ہے۔

دام، قرض۔سائل، سوال کرنیوالا۔مسائل، مسئلہ کی جمع، معاملات۔عجب، تعجب۔معمہ، پہیلی۔طفلی، بچپن۔ پیری، بڑھاپا۔اسپانیہ، اسپین، ایک ملک کا نام۔نواحی، اطراف۔غارت، ٹوٹ۔آہ ونالہ درکشید، رویا، پیٹا۔

جہانگر، دنیا میں سیر کرنیوالا۔ بیشہ پُرخار، کانٹوں بھرا جنگل۔بیاباں، جنگل۔عنان، باگ۔

قدوم، تشریف آوری۔لگن، شمع دان۔شب افروز، رات کو روشن کرنیوالا۔خیرہ، بے چمک۔ چکاچوندے، روشنی۔سرور، مستی۔قدح، پیالہ۔بادہ، شراب۔مے فروش، شراب بیچنے والا۔ساغر، شراب کا پیالہ۔تحمل، برداشت۔خشم، غصہ۔ اختر، ستارہ۔ مایہ، پونجی۔بختوری، نصیبہ وری۔ پیرایہ، سجاوٹ۔ مکنت، قدرت۔نجیب، شریف۔ واردات، واقعات۔حلم، بردباری۔خُم، مٹکا۔منوال، طریقہ، عادت۔ تاوان، بدلہ۔

افضل، زیادہ، بہتر۔موجب، سبب۔ علم شئ بہ از جہل شئ، کسی چیز کا جاننا نہ جاننے سے بہتر ہے۔بہ، بہتر۔عسل، شہد۔ننگ، ذلت، شرم۔اولاد آدم، انسان۔نصیحت، بھلائی کی بات کہنا۔نمائش عیب، عیب دیکھنا۔ پندنمودن، نصیحت کرنا۔ سعی، کوشش۔مودت، دوستی۔زیبا، مناسب۔ حسب

ہ،طبعیت کے موافق۔مدارا،نرمی۔مداوا،علاج۔مصاحبت،ساتھ رہنا۔
بادیہ،جنگل۔وبال،مصیبت۔بے غایت،بے انتہا۔شعار،علامت۔راستی،سچائی۔راستباز،
قبول نما،اقرار کر۔خلق خدا،تمام مخلوق۔عزیزالوجود،کمیاب۔تعجیل وشتاب،جلدی۔خورد نوش،کھانا پینا۔
ن،اوقات۔فکر بد،براخیال۔ معیوب،عیب دار۔منفعت،نفع۔مضرت،نقصان۔زک،پریشانی۔
آزار،تکلیف۔مرگ،موت۔حیات،زندگی۔سر،بھید۔مخفی،چھپا ہو۔محرم اسرار،جس سے اپنا راز
جائے۔افشاء،ظاہر کرنا۔ثمرۂ نیکی،بھلائی کا نتیجہ۔حذر،بچاؤ۔شمرد،شمار کرنا۔عزم،ارادہ۔علوہمتی،
رادہ۔ریاست،سرداری۔
ہر کرا،ہر کہ را۔ذوالنون مصری،مشہور بزرگ گذرے ہیں۔خواجگی،آقائی۔نقیض،ضد۔صواب،درست
مجو،مت ڈھونڈ۔سقراط،یونان کا مشہور حکیم۔اخلاط،خلط کی جمع،(بدن چار خلطوں سے بنا ہے،سودا
،خون) بلغم۔تزاید،بڑھاؤ۔رمز،اشارہ۔اخلاق ذمیمہ،برے اور گھٹیا اخلاق۔چہارم،چوتھی۔سہ
،تین چوتھائی۔اسرار دلی،دل کے راز۔مطلع،باخبر۔
دارین،دونوں جہان،دنیا وآخرت۔شغل،کام۔بچہ کس سے،افزوں شدن،بڑھنا۔شگفتہ روئی،
ہنس مکھ رہنا۔متمتع،نفع اٹھانیوالا۔درہم،چاندی کا سکہ ہے۔یار،دوست۔اغیار،غیر کی جمع۔
اشتہائے صادق،سچی خواہش۔ذی حیات،جاندار۔مانع،روکنے والا۔